وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ (الانعام)

اور تحقیق یہ ہے میرا راستہ سیدھا اور تم بھی اسی پر چلو اور کسی کو بہکائی سے، اور راستوں پر مت چلو پس تم کو وہ اس کی راہ سے جدا کر دیں گے

بعون و تائید ایزد سبحانی

و بتوفیق و حمایت خدائی ربانی رسالہ نافع المسلمین،

المسمّٰی بہ

شمشیر حقانی

بر

گردن رضاخانی

الملقب بہ

رضاخانی دھرم کا کچا چٹھا

جو درحقیقت جادۂ مستقیم اور اسلام کے سیدھے سادے راستہ سے منحرف و برگشتہ رضاخانیوں کے لئے شمشیر آبدار ہے اور سچے مسلمانوں اور پکے حنفیوں کے لئے روشن چراغ ہے

مرتبہ

جناب مولانا مولوی حافظ قاری محمد عبدالرؤف خاں صاحب ضاسنی حنفی چشتی صابری
جگن پوری ضلع فیض آباد ١٣٥١ھ

مدینہ برقی پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن صاحب پرنٹر طبع ہوئی



ضروری گذارش

برادران اسلام | السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ سنّی حنفی بھائیو! اور اے میرے بزرگ

اور میرے عزیزو! تمہیں خدا کی قسم کہ تم شمشیر حقانی برگردن رضاخانی الملقب برضاخانی دھرم کا کچا چٹھا۔ اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک ٹھنڈے دل سے بغور دیکھو اور رضاخانیوں کی جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس سے مقابلہ کرو تاکہ تم پر سچ جھوٹ کی قلعی کھل جاوے ؎

میرے کہنے کی خفیہ کر تحقیق	تاکہ ہو صدق وکذب کی تصدیق

اور اس کے آخر میں ضمیمہ خنجر اسلامی بر حلقوم رضاخانی جو اسی کے متعلق ایک اسلامی ریاست (ٹونک) کی شرعی عدالت کا فیصلہ ہے جس کو اہل سنت والجماعت کے متقی پرہیزگار علما رحمہم اللہ نے لکھا ہے۔ اس مبارک فتوے کو بھی خوب غور سے دیکھکر سوچ سمجھکر اس پر عمل کرو۔ اور عقائد رضاخانی سے توبہ کرکے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ کے مصداق بنجاوے ؎

بازآ بازآ ہر آنچہ ہستی بازآ
گر کافر وگبر وبت پرستی بازآ
ایں درگہ ما درگہ ناامیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی بازآ

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ط

کتبہ احقر الزمان

محمد عبد الرؤف خاں غفرلہٗ ولوالدیہ جگن پوری ضلع فیض آباد مورخہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۳۲ء۔

از شہر رنگون مغل اسٹریٹ

فہرست مضامین شمشیر حقانی بر گردن رضاخانی

حق حق حق

انکشاف حقیقت جدیدہ

مذہب لامذہب امام المبتدعین

(مصنفہ ۱۳۰۹ھ)

مجدد محدثین مائۃ حاضرہ احمد رضا خاں آنجہانی بانی فرقہ رضاخانی

(علیہ ما علیہ بریلوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ كِتَابِهٖ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَفْوَةِ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ خِطَابِهٖ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُتَاَدِّبِیْنَ وَالْمُؤَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِهٖ ط امابعد احقر الزماں محمد عبد الرؤف خاں غفرلہ ولوالدیہ جگن پوری برادران اہل اسلام کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ سال گذشتہ میں جب حشمت علی رضاخانی آئے اور اپنی مجلسوں میں علماء حقانی سنی حنفیوں پر طرح طرح کے اتہام لگا کر ان کو وہابی کافر کہا اور عوام سے بھی کہلوایا۔ اور بڑے بڑے لمبے چوڑے دعووں کے ساتھ کہتے رہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ اگر سچے ہیں تو ہمارے مقابلے میں کیوں نہیں آتے۔ چنانچہ جب ہم لوگوں نے سلطان المناظرین رئیس المتکلمین حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا مولوی محمد عبد الشکور صاحب لکھنوی مدیر رسالہ النجم دامت برکاتہم کو بلایا اور مناظرہ کے لئے پیش کیا تو بغلیں جھانکنے لگے مقابلہ ومناظرہ تو در کنار۔ آخری رجسٹری جو احقر کی جانب سے روانہ کی گئی تھی اس کے لینے کی بھی ہمت نہ ہوئی اور وہ واپس آئی۔ جب ہم نے یہ حالت دیکھی کہ مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ رجسٹری خطوط بھی واپس کر دیتے ہیں تو ہم نے عام سنیوں اور حنفی مسلمان بھائیوں کو رضاخانی عقائد باطلہ سے بچانے کے لئے یہ کتاب مرتب کی تاکہ عام مسلمان بھائی اس کو

اچھی طرح پڑھ لیں اور رضا خانیوں کے مکر و فریب میں نہ آئیں اور ہمارے سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمان سنی حنفی جو اس کے دام مکر میں آچکے تھے ان کی ہمدردی ہو اور وہ اسلام کے صحیح طریقے اور سیدھے راستہ سے نہ بھٹکیں۔

اس وجہ سے ہم نے ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء و فضلا کی خدمت عالیہ میں ایک ایک پرچہ استفتار کا ارسال کیا۔ الحمد للہ تمام مشاہیر علماء کے استفتار کا جواب باصواب آگیا اور مرتب ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی رضا خانیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور اس کے متعلق میں فرقہ رضائی اور اس کے شیدائی کے لئے رضا خانیوں کی عقائد کی کتابوں سے جو ظاہر ہے ایک تحفہ پیش کرتے ہیں اور اس تحفہ کو شمشیر حقانی بر گردن رضا خانی الملقب بہ رضا خانی دھرم کا کچا چٹھا کے نام سے موسوم کرتے

ناظرین کرام! حق مہکتی ہوئی خوشبو اور باطل بری بدبو ہے۔ آپ کے سامنے خوشبو اور بدبو دونوں موجود ہیں جس کو خوشبو سے مناسبت ہو وہ مطمئن ہو کر سچے دل سے علماء سنی حنفی کی اتباع و پیروی کر کے اپنا ٹھکانا جنت میں بنائے اور وہاں کی اصلی خوشبو سے اپنے دماغ معطر کرے۔ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ ترجمہ: ان کا بدلہ اللہ کے نزدیک ہمیشہ کی جنتیں ہیں۔ اور جس کو بدبو سے مناسبت اور لگاؤ ہو وہ رضا خانی علماء کی اتباع کر کے اپنا ٹھکانا جہنم بنائے اور وہاں کی اصلی بدبو سے اپنے دماغ کو سڑائے یا بسائے۔

فَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ترجمہ: ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

اس مذہبی آزادی کے زمانہ میں کوئی کسی پر حاکم نہیں ہر شخص اپنے فعل کا مختار ہے۔ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ترجمہ: کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔

جناب خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشنگوئی پوری ہوئی

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَآؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ

وَ فِیْهِمْ تَعُوْدُ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷۱) ترجمہ - اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ محض اسلام کا نام ہی نام رہ جائیگا اور قرآن شریف بھی محض رسم کے طور سے پڑھا پڑھایا جائیگا - ان کی مسجدیں آباد ہوں گی اور حقیقت میں وہ ہدایت سے ویران ہوں گی۔ علمار ان کے بدترین خلائق ہونگے کہ جو نیچے آسمان کے ہیں۔ فتنہ ان کے نزدیک سے نکلے گا اور انہیں میں لوٹے گا۔

سچ فرمایا ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ سرکار دو جہاں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے - حدیث مذکورہ بالا فرقۂ رضاخانی پر پوری طرح صادق آئی - یہ گمراہ فرقہ اسلام کا نام لیتا ہے - مگر اسلام سے کوسوں دور ہے - زبان پر قرآن پاک جاری ہے - مگر عمل سے خالی ہے - مسجدیں ان کی نمازیوں سے آباد ہیں - مگر حقیقت میں وہ ہدایت سے ویران اور وہابی کافر کے بلند نعروں سے گونج رہی ہیں علمار ان کے بدترین خلائق آسمان کے نیچے اپنے حلوے مانڈے کی خاطر مسلمانوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں - آخر کار یہ فتنہ ان کے نزدیک سے نکلتا ہے - اور انہیں میں لوٹتا ہے - اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ[1]

اس گمراہ فرقہ کے نزدیک وہابیت اور کفر صرف علمار حقانی سنی حنفی دیوبندی ہی کے ساتھ مخصوص نہیں - بلکہ علمار فرنگی محل - و علمار ندوۃ العلمار لکھنؤ و علمار دہلی حتیٰ کہ مسلمانان کشمیر بھی وہابی کافر ہیں - اس گمراہ فرقے کے نزدیک مسلمانان کشمیر جو اس وقت مصائب میں مبتلا ہیں ان کی امداد کرنا بھی حرام ہے - اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمْ

امسال ۲۶ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ سے حشمت علی مکفر المسلمین رنگون میں موجود ہے اس میں ایک خاص مرض ہے - وہ یہ ہے کہ ادھر اُدھر دیکھا جب کوئی مارنے خاں نظر نہ آیا تو خوب گلے پھاڑ پھاڑ کر للکارتا - اور علمار حقانی سنی حنفی دیوبندی پر وہابیت اور تکفیر کے نعرے بلند کرتا ہے جب اس کی آواز پر کوئی گلا دبانے والا سامنے آتا ہے تو ایسا دم بخود ہو جاتا ہے کہ گویا سانپ سونگ گیا چنانچہ اسی بڑ میں ہمارے مدرسہ تعلیم الدین معلیہ نمبر (۴۳۸) مغل اسٹریٹ رنگون کے دروازہ پر رات کو چوروں کی طرح ایک اشتہار پیلی جھینٹ کا چھپا ہوا چسپاں کرایا - احقر کو اس کی

[1] وہ ہی مخلوق میں سب سے زیادہ بُرے ہیں ۱۲ منہ

اطلاع علی الصباح ہوئی تو فوراً اسی روز ایک مضمون بذریعہ ڈاک رجسٹری شدہ بنام حشمت علی ر
کیا مضمون رجسٹری یہ ہے۔ ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں۔

حق حق حق

امابعد السلام علی المسلمین ورحمۃ اللہ ۔ ع ۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔

حشمت علی صاحب آپ کے پیر مرشد رضا خاں صاحب بریلوی اپنی کتاب تمہید بے ایمانی صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں کہ علماء محتاطین انھیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وہو الجواب وبہ یُفْتٰی وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی وَھُوَ الْمَذْھَبُ وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ وَفِیْہِ سَلَامَۃٌ وَفِیْہِ السِّدَادُ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہو۔ اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور اسی پر اعتماد۔ اور اسی میں سلامت۔ اور اسی میں استقامت اور دوسری جگہ اسی تمہید بے ایمانی صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں کہ حَاشَ اللہِ حَاشَ لِلّٰہِ ہزار ہزار بار حَاشَ لِلّٰہِ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید (علماء دیوبند) کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت اور ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل لاالٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔

پس ان دونوں عبارتوں سے معلوم ہوا کہ آپ کے پیر و مرشد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے نزدیک علماء دیوبند و شاہ اسمٰعیل صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مسلمان ہیں ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا	الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

حشمت علی صاحب آپ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی و شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو (نعوذ باللہ) کافر کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ آپ کے اس فتوے کے مطابق آپ کے پیر مرشد احمد رضا خاں صاحب بریلوی بھی کافر ہوئے۔ اس لئے کہ انھوں نے علماء دیوبند کو اپنی کتاب تمہید بے ایمانی صفحہ ۳۸ پر مسلمان لکھا ہے۔ اور شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اسی تمہید بے ایمانی صفحہ ۳۹ پر اہل لاالٰہ الا اللہ لکھا ہے اب آپ کے فتوے سے آپ کے پیر مرشد احمد رضا خاں صاحب بریلوی بھی کافر ہوئے ....

....

اور آپ اپنے پیر و مرشد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کو اب تک مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ اپنے فتوے سے خود بھی کافر ہوئے۔ اور

(۱) اب آپ اپنے فتوے سے کافر ہوئے تو فرمایئے کب مسلمان ہوں گے اور کب تجدید نکاح کریں گے۔

(۲) اب آپ اپنے پیر مرشد احمد رضا خاں بریلوی کو مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر۔ اگر آپ کے نزدیک وہ مسلمان ہیں تو فرمایئے کہ انھوں نے کب توبہ کی اور کب مسلمان ہوئے اور کب تجدید نکاح کیا جبکہ وہ آپ کے فتوے سے کافر ہوئے۔ اگر کسی کتاب میں آپ کے پیر مرشد احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنے توبہ کا اور مسلمان ہونے کا اور تجدید نکاح کا حال لکھا ہو تو مہربانی فرماکے اس کتاب کے نام سے مع حوالہ صفحہ آپ مطلع فرمائیں ؂ فَاْتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ط

(۳) آپ علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی کو کافر کہتے ہیں تو کس دلیل سے جبکہ آپ اور آپ کے پیر مرشد احمد رضا خاں صاحب بریلوی خود ہی کافر ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ آپ نہ اپنے پیر مرشد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے طریقہ پر ہیں اور نہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس لئے کہ امام صاحب کے نزدیک اگر کسی شخص کے کلام میں ننانوے ۹۹ علامتیں کفر کی پائی جائیں اور ایک علامت اسلام کی ہو تو اس کو مسلمان ہی کہنا چاہیئے۔ آپ کا مذہب کیا ہے۔ اور کس مذہب کی اشاعت و تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔

حشمت علی صاحب براہ کرم ان تینوں سوالوں کا جواب اگر آپ سچے ہیں تو مہذب طریقہ پر امن وسکون کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے کر دیویں اور ہماری اسی رجسٹری پر اپنے دستخط کرکے جس مقام پر آپ بلائیں اور اطلاع دیں تو میں حاضر خدمت ہوں گا۔ اور اگر کسی وجہ سے نہ بلا سکیں تو تحریری ہی جواب عنایت فرمائیں۔ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ط

آپ تحریر سے تو گریز نہ کریں گے اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو یقیناً ثابت ہوگا کہ آپ جھوٹے ہیں فقط

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى!

کتبہ احقر الزماں محمد عبد الرؤف خاں غفرلہ ولوالدیہ از مدرسہ تعلیم الدین معلیہ نمبر (۲۳۸) مغل اسٹریٹ رنگون ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ یوم شنبہ۔

الغرض اس رجسٹری کو روانہ کئے ہوئے آج تین ماہ کے قریب ہوئے اب تک اس کا جواب باصواب نہیں آیا ہے حشمت علی اور ان کے حواریین حامدی ۔ امجدی ۔ خجندی نعیمی وغیرہ بلکہ تمامی رضاخانیوں کو ہماری جانب سے قیامت تک کی مہلت ۔ رخصت و فرصت ہے ۔ ہر ایک ان میں سے جس کا جی چاہے وہ اپنے مرنے سے پہلے پہلے جواب باصواب دے ۔ مگر یہ یاد رہے کہ جواب باصواب ہاں یا نا سے ہو ۔ ادھر اُدھر کی گپ شپ کی باتیں جواب میں شمار نہ ہوں گی مجھے امید قوی ہے کہ اگر تمام رضاخانی خواہ وہ بریلوی ہوں یا شاہجہانپوری ۔ بدایونی ہوں ۔ یا رامپوری ۔ مرادآبادی ہوں یا میرٹھی بیسلپوری ہوں ۔ یا پیلی بھیتوی کچھوچھوی ہوں یا کاٹھیاواڑی غرض سب مل کر ایڑی سے چوٹی تک کا بھی زور لگا کر کوشش کریں گے تو بھی تو انشاء اللہ تعالیٰ اور ان رضاخانیوں کا منہ کالا قیامت تک اس کا جواب نہ دے سکیں گے ۔ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۱

یہ کفر کا پارسل ٹوٹا ہوا قیامت تک ہر ایک کے گلے میں مانند طوق کے پڑا رہے گا جو نہ کبھی سے نکلے نہ توڑے سے ٹوٹے فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ۲

سبحان اللہ	تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ

قول مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیسا سچا واقع ہوا ۔ اشقیائے بریلویہ گمراہ فرقہ رضاخانیہ سے یہ کفر کا فتنہ نکلا ۔ اور لوٹ کر انہیں کے گلے کا ہار ہوا ۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی کا ذرہ دعویٰ خدائی کے مکان کا پہلا زینہ

احمد رضا خانصاحب بریلوی کی کفریات

بارگاہ خداوندی میں احمد رضا خانصاحب بریلوی کی گستاخی اور بے ادبی

فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۲۴۵ ملاحظہ ہو (نقل کفر کفر نباشد)

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے (۱) کہ جس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں ۔ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے

۱ اگرچہ بعض ان کے بعض کے مددگار ہوں ۱۲ منہ ۲ ان کی گردنیں اس کے لئے جھک گئیں ۔

(۲) ایسے کو کہ جس کی بات پر اعتبار نہیں نہ اس کی کتاب قابل اسناد ہے نہ اس کا دین لائق اعتماد

(۳) ایسے کو جس کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا، ظالم ہونا حتیٰ کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہو۔ کھانا پینا پیشاب کرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا۔ لواطت جیسی بیحیائی کا مرتکب ہونا حتیٰ کہ مخنث کی طرح مفعول بننا۔ کوئی خباثت اس کی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں۔ نعوذ باللہ

احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنی کتاب فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۴۳۵ سے صفحہ ۴۴۹ تک تمام اہل مذاہب کے لوگوں کے عقائد کو بتلایا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں خاں صاحب نے اپنے خدا کو کہ جن پر ان کا ایمان اور اعتقاد ہے نہیں بتایا کہ ہم ایسے کو خدا کہتے ہیں جس میں یہ یہ صفات موجود ہوں لیکن وہ کیوں بتاتے وہ تو خود خدا ہی کا انکار کرتے ہیں۔ اور اپنی خدائی کا خود ہی اظہار کرنے والے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بیان ہم تیسرے زینہ میں کریں گے۔

برادران اسلام! خدا کے لئے آپ انصاف کریں۔ کہ جو خدا پر ایمان رکھتا ہو اور اس کو اپنا خالق و مالک سمجھتا ہو۔ اس کی شان اقدس میں ایسی گستاخی اور بے ادبی کے کلمات اس کی زبان اور قلم سے نکل سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ میں تو دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ مسلمان تو درکنار بلکہ غیر مسلم قوم سے بھی یہ امید نہیں کہ وہ ایسی گستاخی اور بے ادبی کے کلمات زبان سے کہے یا قلم سے لکھے میں اس شخص پر لعنت بھیجتا ہوں جو مردود ملعون ان صفات خبیثہ مذکورہ بالا کو خداوند تعالیٰ کے لئے ثابت کرے۔

احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور ان کے مریدین خذلھم اللّٰہ تعالیٰ فی الدارین وسود اللّٰہ وجوھھم۔ نے حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ صریح اتہام رکھا ہے کہ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ یہ صفات خبیثہ مذکورہ بالا اللہ تعالیٰ شانہ کے لئے ثابت کرتے ہیں حالانکہ مولانا شہید رحمۃ اللہ کی کسی تصنیف میں ان خبیث صفات مذکورہ بالا کا کہیں پتہ بھی نہیں سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۔

پھر باوجود اس کے کہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ پر

ان خبیث صفات مذکورہ بالا کو خداوند تعالیٰ کے لئے ثابت کرنے کا اہتمام رکھا ہے لیکن پھر بھی مولا
شہید رحمۃ اللہ کے حق میں اپنی کتاب تمہید بے ایمانی صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ
یہی صواب ہے وہوالجواب وبہ یفتیٰ وعلیہ الفتویٰ وہوالمذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ
السلامۃ وفیہ السداد (یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے او
اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ہے۔ اور اسی کتاب تمہید بے ایمانی صفحہ ۹
پر لکھتے ہیں اور ہیں امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ
نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔

مسلمانو! خدا کے لئے انصاف کرو۔ کہ جس ظالم مردود وملعون کے ایسے خبیث عقیدے ہوں
کیا وہ بھی اہل لا الٰہ الا اللہ میں سے ہے۔ کیا ایسے ہی شخص کی تکفیر کرنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے۔ کیا جو شخص ان صفات خبیثہ مذکورہ بالا کو اللہ تعالیٰ شانہٗ کے لئے ثابت کرنیوا
کو مسلمان بتلائے اور اس کو کافر نہ کہے۔ اس کے کفر میں بھی کوئی شک وشبہ کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں
ہرگز نہیں۔ پکا کافر اکفر ہے!

اے مالک عرش بریں تو شاہد ہے کہ ہمارے نزدیک ان صفات خبیثہ مذکورہ بالا کو تیرے
لئے ثابت کرنے والا کافر اکفر ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس کا کفر نمرود وفرعون وہامان ابوجہل۔ ابولہب
وغیرہم سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

اے سمیع وبصیر اے علیم وخبیر تجھے یہ معلوم ہے۔ کہ شہید مظلوم اور ہمارے جملہ اکابر کا دا
ان تمام آلودگیوں اور نجاستوں سے پاک وصاف ہے ؎

عَلٰی اَرْوَاحِھِمْ رِضْوَانُ رَبِّیْ وَمَغْفِرَۃٌ اِلٰی یَوْمِ الْحِسَابِ

ان کی روحوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت تاقیامت ہو۔

برادران اسلام احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنے حلوے مانڈے کی غرض سے عوام کو
متنفر کرنے کے لئے یہ اتہام علماء حقانی سنی حنفیوں پر لگا کر اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرکے اپنا ٹھکانا
جہنم میں بنالیا۔ فَمَاوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِھَادُ ط

احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی کا درپردہ دعویٰ خدائی کرمکان کا وعیتہ

احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے

جناب خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ شانہٗ کے برابر کر دیا

برادران اسلام اس گمراہ فرقہ رضاخانی نے اپنے چچا بنی اسرائیل کے گمراہ فرقہ یہود و نصاریٰ کی قدم بقدم چلنا شروع کر دیا ہے ۔ سہ

کند ہمجنس باہمجنس پرواز		کبوتر باکبوتر باز باباز	

اور جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے اپنے پیغمبروں کو منصب رسالت سے بڑھا کر وَقَالَتِ الْیَهُودُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصَارٰی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ (ترجمہ یہود عزیز کو خدا کا بیٹا عیسائی عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) کے قائل ہو کر خدا ماننے لگے۔ اسی طرح اس گمراہ فرقہ رضاخانی نے ہمارے سرکار دوجہاں جناب خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب رسالت سے بڑھا کر خدا تک پہنچا دیا حالانکہ ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے فرمایا تھا وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۷) ترجمہ۔ اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بڑھاؤ مجھ کو تعریف میں جیسا کہ نصاریٰ نے بڑھایا تعریف میں مریم کے بیٹے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہ اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا پس اس کے سوا نہیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور پیغمبر ہوں۔ پس تم کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے!

پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نہ گمراہ فرقہ رضاخانیوں کے عقیدے کے موافق ظلی خدا ہیں۔

(بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۲۲ مؤلفہ امجد علی رضاخانی بریلوی ملاحظہ ہو)

عقیدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں۔ تمام جہان حضورؐ کے

تحت تصرف کر دیا گیا۔ جو چاہیں کریں۔ جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لے لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہان ان کا محکوم ہے۔ اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم رہے تمام زمین انکی ملک ہے تمام جنت انکی جاگیر ہے ملکوت السمٰوٰت والارض حضور کے زیر فرمان ہیں جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دی گئی ہیں۔ رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضورؐ کی عطا کا ایک حصہ ہے۔ احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جسپر جو چاہیں حرام فرمائیں اور جسکیلئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما

برادران اسلام | عقیدہ اہل سنت والجماعت (سنی حنفی) کا جو قرآن پاک اور احادیث شریف سے ثابت ہے۔ وہ یہ ہے۔ قولہ تعالیٰ قل اللّٰھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر

(سورہ آل عمران رکوع ۳) ترجمہ۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہدے خداتعالیٰ پروردگار! ساری مخلوق کی بادشاہت کے مالک جس کو چاہے بادشاہت بخشے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے جسے چاہے عزت دیوے۔ جسے چاہے خوار کرے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب خوبی ہے تو ہی سب پر قدرت رکھتا ہے۔ جو چاہے سو کر سکتا ہے (تفسیر موضح القرآن)

نوٹ۔ اس گمراہ فرقہ رضاخانی بریلوی کے عقائد باطلہ میں سے یہ ہے۔ کہ یہ تمام صفات مذکورہ بالا جو قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ شانہ کے لئے ثابت ہیں۔ وہ اپنے باطل عقیدے کے موافق جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کرتے ہیں۔

لطیفہ عجیبہ | اگر رضاخانیوں کے عقائد کے موافق ہر قسم کی عطائیں حضور ہی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں تو یقیناً سلطان ابن سعود کو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی حکومت حضور ہی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دربار سے ملی ہے۔ علماء رضاخانی کہتے ہیں۔ کہ حضور ہم نے تو سلطان ابن سعود پر وہابیت اور تکفیر کے فتوے دیئے ہیں۔ حضرت آپ نے اس وہابی کافر کو کیسے یہاں پر حاکم بنایا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یہ وہابی کافر ہیں؟ اب غصہ سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت جب تک آپ ابن سعود سے حکومت واپس نہ لیں گے ہم آپ کے حرمین شریفین میں قدم بھی نہ رکھیں گے۔ اور

نہ لوگوں کو رکھنے دیں گے۔ چنانچہ التوائے حج کے بارہ میں ان کے جتنے رسالے شائع ہو چکے ہیں ملاحظہ فرمائیں!

برادران اسلام | حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک بڑا رکن ہے۔ ہر وہ مسلمان کہ جن پر حج فرض ہے وہ اس فرضیت حج کو ہمیشہ سے برابر ادا کرتے چلے آئے ہیں۔ ہر وہ مسلمان کہ جن کے دل میں خدا اور رسول کی سچی محبت ہے۔ وہ ضرور مکہ معظمہ (زادھا اللہ شرفا وتعظیما) میں جائیں گے۔ اور حج ادا کر کے کیوم ولدتہ امہ (ترجمہ گویا آج ہی اس کی ماں نے جنا ہے) کی بشارت میں داخل ہوں گے اور مدینہ طیبہ میں جا کر اپنے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی مکرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈی کریں گے۔ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی (ترجمہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہے) کے مستحق ہوں گے۔ ان کو اس سے بحث نہیں کہ وہاں پر وہابیوں کی حکومت ہے۔ یا غیر وہابیوں کی

مسلمانو! | ذرا غور کرو سوچو وہابیت کی وجہ سے حج جیسی فرضیت کے ادا کرنے سے روکنا ایسا ہے جیسے ہندوستان والے کہیں کہ اے اللہ جب تک تو گورنمنٹ برطانیہ سے ہندوستان خالی نہ کرائے گا۔ اس وقت تک میں تجھ پر ایمان نہیں لاؤں گا۔ نہ نماز پڑھوں گا۔ کہا جائے گا کہ بیوقوف تو خداوند تعالیٰ پر احسان رکھتا ہے۔ اس کی وہ شان ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ ترجمہ (بیشک اللہ تعالیٰ شانہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کا حکم کرتا ہے) تجھے چاہیئے کہ تو اس کا ممنون و مشکور ہو۔

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی	منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

بادشاہ پر احسان مت رکھ تو اس کی خدمت کرتا ہے۔ بلکہ اس کا احسان مان کہ اس نے تجھ کو اپنی خدمت میں رکھا۔

غرض یہ کہ ساڑھے تیرہ سو برس کے بعد گمراہ فرقہ رضا خانی نے مسلمانوں کو حج سے روکنے کے لئے التواء حج کا فتویٰ شائع کر کے وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (ترجمہ۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں) کے مصداق بنکر اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا۔

(۱) عقیدہ اہلسنت والجماعت (سنی حنفی) کا یہ ہے۔ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ج وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ط (سورۃ الفتح ع) ترجمہ۔ اور جو کوئی تابعداری کرے خدا اور رسول کی تو خدا تعالیٰ اسے داخل کرے گا باغوں میں جو ہمیشہ بہتی ہیں نیچے بیٹھکوں ان باغوں کے نہریں اور جو کوئی پھر جائیگا حکم خدا اور رسول کے سے اسے عذاب کرے گا خدا تعالیٰ عذاب دکھ دینے والا جو کبھی وہ عذاب تمام نہ ہو (تفسیر موضح القرآن)

اس گمراہ فرقہ رضاخانی کے عقائد باطلہ میں سے یہ ہے کہ جنت و نار کی کنجیاں حضورؐ کے دست اقدس میں دیدی گئی ہیں الخ۔ یہ سراسر آیۂ مذکورہ بالا کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر حضورؐ کے دست اقدس میں جنت و نار کی کنجیاں بھی دیدی گئی ہیں کہ جس کو چاہیں جنت عطا فرمائیں اور جس کو چاہیں دوزخ۔ تو شفاعت کا کیا مطلب ہے؟ غرض یہ ہے کہ یہ گمراہ فرقہ درپردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار کر رہا ہے۔

(۲) عقیدہ اہلسنت والجماعت (سنی حنفی) کا یہ ہے۔ قولہ تعالیٰ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى (سورۃ النجم ع) ترجمہ۔ اور نہیں بات کہتا اپنے جی کی خوشی سے یعنی قرآن اپنے دل سے بنا کر نہیں پڑھتا نہیں ہے قرآن مگر حکم کہلا بھیجا ہوا یعنی جو کچھ کہلا بھیجتے ہیں۔ سو ہی وہ کہتا ہے (تفسیر موضح القرآن)

ف۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دلی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے تھے۔ جب تک اللہ تعالیٰ شانہ کی جانب سے کسی بات کا حکم نہ ہو۔ جب کسی چیز کی حلت کا حکم ہوا تو آپ نے حلال بیان فرمایا اور جب کسی چیز کی حرمت کا حکم ہوا تو آپ نے حرام بیان فرمایا۔

اس گمراہ فرقہ رضاخانی کے عقائد باطلہ میں سے یہ ہے کہ جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام فرماتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں سب کچھ ہے۔ یہ عقیدہ باطلہ آیۃ مذکورہ کے سراسر خلاف ہے۔

(۳) عقیدہ اہلسنت والجماعت (سنی حنفی) کا یہ ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۵ (سورۃ ذاریات ع) اور میں نے جن اور انس کو نہیں پیدا کیا مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں۔

ف۔ اس آیہ کریمہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو نہیں پیدا کیا مگر عبادت کے لئے۔ اور عبادت کی مختلف قسمیں ہیں منجملہ ان تمام قسموں کے ایک قسم عبادت کی نماز ہے۔ معراج کی رات میں جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت پر پچاس وقت کی نماز کی فرضیت کا حکم ہوا۔ آپ نے بخوشی قبول فرمایا۔ بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے کئی بار بارگاہ خداوندی میں جانے سے نمازیں کم ہوئیں یہاں تک کہ پانچ وقت کی باقی رہ گئیں۔ پھر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت یہ بھی زیادہ ہیں۔ اور کم کرایئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) اب مجھے بارگاہ خداوندی میں بار بار جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ چنانچہ پانچ ہی وقت کی فرضیت باقی رہی۔ یہ ایسا اہم فریضہ ہے کہ اس کی ادائیگی کے لئے قرآن پاک اور احادیث شریف میں سخت تاکیدیں آئی ہیں۔ اور اس کے تارک پر سخت ملامتیں اور وعیدیں آئی ہیں۔ سفر ہو یا حضر۔ بیمار ہو یا تندرست۔ ہر حالت میں ہر آن میں سوا حائضہ اور نفسائے کسی کے لئے کسی وقت میں معاف نہیں۔ اور نہ اس کا ثبوت ہے۔ کہ فلاں کے لئے نماز معاف ہوگئی۔

اس گمراہ فرقہ رضا خانی کے عقائد باطلہ میں سے یہ ہے کہ احکام تشریعیہ حضورؐ کے قبضہ میں کردیئے گئے۔ کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمائیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کریں۔ اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔

برادران اسلام اگر رضا خانیوں کا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ حضور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں تو معراج کی رات میں جس وقت پچاس وقت کی نماز کی فرضیت کا حکم ہوا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے کئی بار جانے اور کم کرانے کی تکلیف کیوں گوارا فرمائی تھی۔ آپ نے خود ہی اپنے حسب منشا دلی خواہش کے موافق کیوں نہ کم کرلی۔

رضا خانیوں کے یہ تمام عقیدے سراسر قرآن پاک اور احادیث شریف اور عقائد اہلسنت والجماعت (سنی حنفی) کے صریح خلاف ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو اس گمراہ فرقہ سے بچنا ضروری ہے!

المختصر جب احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضا خانی نے جناب رسالت مآب

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب رسالت سے بڑھا کر خدا بنا دیا۔ اور آپ کے بندے بن کر اپنا نام بھی عبد المصطفےٰ رکھ لیا۔ اشعار ؎

جس طرح محروم عبد المصطفےٰ	کیونکہ جنت کا تو مالک ہے خدا	
ترک سنت مت کرو تم سینیو!	مشرکوں سے روز و شب لڑتے رہو	
ایکدن جنت میں جاؤ گے ضرور	بدعتوں سے خواجہ رہنا دور دور	

اب رسالت کی جگہ خالی دیکھ کر فوراً دندناتے ہوئے دن سے رسالت کی جگہ جا پہنچے۔ اور اپنی پیغمبری کی تاج پوشی کا اظہار بڑے فخر کے ساتھ اپنے ایجنٹوں سے درود شریف پڑھوا کر تشہیر کیا

رضاخانیوں کا اپنے چھوٹے پیغمبر احمد رضا خاں صاحب بریلوی پر درود شریف کا پڑھنا

حشمت علی مکفر المسلمین کے شجرہ کے آخری الفاظ ملاحظہ ہوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى الْهُمَامِ اِمَامِ اَهْلِ السُّنَّةِ مُجَدِّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَارِثِ عُلُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَيِّدِنَا اَعْلٰى حَضْرَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْمُصْطَفٰى اَحْمَدْ رَضَا خَان رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى الْاِمَامِ الْهُمَامِ الْمُقْتَدَى حُجَّةِ الْاِسْلَامِ وَمُرْشِدِ الْاَنَامِ حَضْرَتِ الشَّيْخِ مَوْلَانَا حَامِدْ رَضَا خَان مَتَّعَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِطُوْلِ بَقَائِهٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى عَبْدِكَ الْفَقِيْرِ اَبِي الْفَتْحِ عُبَيْدِ الرَّضَا مُحَمَّدْ حَشْمَتْ عَلِيِّ الْقَادِرِيِّ الرَّضْوِيِّ اللَّكْھنَوِيِّ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ۔[1]

مسلمانو! اے میرے پیارے سنی حنفی بھائیو! خدا کے لئے انصاف کرو کہ کیا اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ ترجمہ اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود و سلام بھیجا کرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارشاد فرمایا ہے یا احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی وغیرہم کے لئے؟

[1] ملاحظہ ہو حقانی قوالی صفحہ ۱۶ مطبوعہ بمبئی ۱۲ منہ

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ یا یہ ارشاد فرمایا کہ جو احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضا خانی حامد رضا خاں وحشمت علی وغیرہم پر ایک بار درود شریف پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ شانہ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا! اب سچ سچ فرمایئے۔ کہ کیا آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں گے یا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضا خانی پر؟

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا دعویٰ ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی ہے

خاں صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۲۵ مطبوعہ حسنی پریس بریلی ملاحظہ ہو! ان کے (یعنی خاں صاحب بریلوی کے) ایک پیر بھائی مولوی برکات احمد صاحب کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ کہاں تشریف لئے جا رہے ہیں؟ فرمایا کہ برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے (خاں صاحب فرماتے ہیں) الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا انتہیٰ!

آہ افسوس!! عالم قدس کے جس شہنشاہ نے شب معراج مسجد اقصیٰ میں از آدم تا عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت کی ہو اور قدرت نے جس کے سر پر امامت کا تاج رکھا۔ فرشتوں نے جس کو امام المرسلین کہہ کے سلامی دی۔ آج بریلی والے خاں صاحب اس امام الانبیا کی امامت کے بھی مدعی ہیں۔ نہ ہوا زمانہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کا ورنہ اس گستاخ بے ادب کی گردن تلوار سے اڑائی جاتی۔ آج ایک مسلمان اس دار الکفر میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہے کہ خاں صاحب نیچے کی چگس کے کھاؤ۔ یہ منہ اور مسور کی دال ضَلُّوا وَاَضَلُّوا کَثِیْرًا[1]

[1] خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کیا ۱۲ منہ

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا دعویٰ ہے کہ میرا علم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے

خاں صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ اول صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱ مطبوعہ حسنی پریس بریلی ملاحظہ ہو۔

امام مہدی کے بارہ میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں۔ مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے مجھے ایسا خیال گذرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ء میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے۔ اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدیؒ ظہور فرمائیں!

مسلمانو! خدا کے لئے انصاف کرو۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک دنیا میں اشرف العلوم قرآن مجید واحادیث شریف ہیں؟ قرآن شریف واحادیث شریف سے بڑھ کر وہ بعض علوم کونسے ہیں کہ جس کے ذریعہ سے خاں صاحب کو ظہور امام مہدیؒ کا وقت ۱۹۰۰ھ معلوم ہوا۔ اگر کہا جائے کہ بعض علوم رمل۔ جفر۔ نجوم ہیں۔ تو ان تینوں علموں کا شریعت محمدیہ میں کوئی اعتبار نہیں۔ اور ان کی خبروں پر اعتقاد رکھنا اور یقین کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ کھلا ہوا خاں صاحب بریلوی کا دعویٰ ہے۔ کہ جو بات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیارے اللہ کے محبوب کو معلوم نہیں ہوئی۔ وہ مجھ کو معلوم ہے۔ گویا خاں صاحب بریلوی کا دعویٰ ہے کہ (نعوذ باللہ) ہمارا علم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ اس لئے کہ ظہور امام مہدیؒ کے تعین وقت کا علم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ہے۔ اور مجھ کو ہے کہ ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدیؒ ظہور فرمائیں گے!

الغرض جب احمد رضا صاحب بریلوی نے رضاخانیوں کے قلوب میں اپنی پیغمبری کا سکہ جمالیا تو کھلے کھلے لفظوں میں جناب خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہٗ ابی وامی) کی شان اقدس میں گستاخی اور بے ادبی کے کلمات بکنے لگے۔ (العیاذ باللہ)

خاں صاحب بریلوی کا دعویٰ ہے کہ ہمارے پیر بھائی برکات احمد کی قبر کی خوشبو روضۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کے برابر ہے

خاں صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ دوم صفہ ۲۵ مطبوعہ حسنی پریس بریلی ملاحظہ ہو!

جب ان کا (یعنی خاں صاحب کے پیر بھائی برکات احمد صاحب کا) انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی مرتبہ روضۂ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قریب سے آئی تھی۔

مسلمانو! اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر سچے دل سے ایمان سے فیصلہ کرو۔ کہ یہ الفاظ کسی سچے مسلمان کی زبان وقلم سے نکل سکتے ہیں۔ کیوں مسلمانوں! کیا مدینہ طیبہ کا وہ بقعۂ نور جو آخر الانبیا خاتم الاصفیاء حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش میں لئے فلک الافلاک کو بھی شرما رہا ہے اور جو حسب تصریح علماء امت عرش الٰہی پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔ اسی قابل ہے کہ احمد رضا خاں صاحب کے ایک پیر بھائی کی قبر کو خوشبو میں اس کے ہمسر کہا جائے۔ کیا وہ روضۂ پاک جو نہ صرف عالم انسانی کا قبلہ ہے۔ بلکہ آسمانی مخلوق کی بھی زیارت گاہ ہے وہ اسی لائق ہے کہ چودھویں صدی کی ایک ہندی آدمی کی قبر کو اس کے ہم پلہ بنایا جائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (۱)

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی	کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جبۂ اقدس و موئے مبارک وغیرہ کی توہین کی

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفہ ۴۵۶ مطبوعہ اہلسنت والجماعت بریلی ملاحظہ ہو!

مسئلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ مثل جبۂ اقدس و نعل مبارک کا غسالہ یعنی

(۱) بیشک ہم اللہ ہی کے لیئے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں ۱۲ منہ

دھلا ہوا پانی شفا و برکت و قابل وضو ومعطی طہارت ہے۔ مگر پاؤں پر نہ ڈالا جائے۔

میرے پیارے سچے سنی حنفی بھائیو!

خدا کے لئے ذرا دیکھو کہ وہ پیغمبر جس کے اوپر تم ایمان لائے ہو جس کی
کے امید وار ہو۔ آج رضاخانیوں کے سردار احمد رضا خان بریلوی
پیغمبر خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبۂ مبارک ونعلین شریف ودیگر اشیائے متبرکہ کی کیسی بے ادبی اور گستاخی کے ساتھ توہین کر رہا ہے۔ اور کہتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ونعلین شریف وغیرہ کے دھلے ہوئے پانی سے وضو ہو سکتا ہے اور کسی نجاست سے طہارت حاصل کرنا چاہے تو طہارت بھی ہو سکتی ہے۔ مگر پیر پر نہ وضو کے چار ارکان میں سے ایک رُکن پاؤں کا دھونا ہے۔ اگر پاؤں پر نہ ڈالا جائے تو وضو کیونکر کامل ہوگا۔ روافض کے یہاں تمام اعضائے وضو دھوتے ہیں۔ مگر پاؤں کا سر کے ساتھ مسح کرتے ہیں۔ یہ رافضی بانی رضا خانی درپردہ اپنے مذہب کی اشاعت نہایت پاکیزہ الفاظ سے کر ہے اور کہتا ہے قابل وضو ہے۔ مگر پاؤں پر نہ ڈالے۔ بظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ازراہ ادب پیر پر ڈالنے سے منع کر رہا ہے۔ مگر حقیقت میں اس کا مقصد ادب نہیں ہے۔ بلکہ اپنے رضا خانی مذہب کا اشاعت کرنا ہے یعنی وضو میں تمام اعضاء وضو کا دھونا اور پاؤں کا سر کے ساتھ مسح کرنے کی اشاعت ہے!

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ حالت تھی کہ جب آپ وضو کرتے تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے ہاتھوں میں وضو کے ٹپکے ہوئے پانی لیتے اور چہروں اور سینوں پر ملتے تھے۔ اور یہ جھوٹا عاشق نعلین و جبہ مبارک کے دھلے ہوئے پانی سے کہتا ہے کہ قابل وضو ومعطی طہارت ہے مگر پاؤں پر نہ ڈالے مَعَ ذالِکَ الْمُعَارِض خان آنجہانی کا یہ بھی فتویٰ ہے کہ قابل الوضو ومعطی الطہارت ہے خاں صاحب ہی جو ٹھہرے۔ شرعی مسائل میں بھی تو ہیکڑی ہے خلاف حنفی مذہب سے تو بہادری ہی ٹپکی پڑتی ہے جب جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی (نعوذ باللہ) توہین سے فارغ ہوئے توصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین کرنے لگے۔

احمد رضا خاں صاحب بریلوی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مشہور مناجات کا انکار کر کے ان کی توہین کرتے ہیں

خاں صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۵۱ ملاحظہ ہو!

سوال:- ایک مناجات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اس میں یہ الفاظ ہیں

ایں موسیٰ ایں عیسیٰ ایں یحییٰ ایں نوح

جواب:- یہ نسبت جھوٹ ہے۔ اور ان کا ورد بھی اچھا نہیں کوئی شخص صدیق تخلص ہوگا جس کو عربی لکھنا بھی نہ آتی تھی!

برادران اسلام خاں صاحب بریلوی کیسے متکبرانہ لہجہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک مشہور معروف مناجات کا انکار کر کے کہتا ہے اس کا ورد بھی اچھا نہیں ہے۔ اس کو عربی بھی نہ آتی تھی کیسی کھلی ہوئی توہین کر رہا ہے۔ سَوَّدَ اللّٰہُ وُجُوھَھُمْ

حامد رضا خاں صاحب بریلوی حضرت اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین کرتے ہیں

وصایا شریف صفحہ ۲۴ ملاحظہ ہو

حامد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے والد ماجد احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضا خانی کی تعریف میں لکھتے ہیں۔ زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہوگیا!

برادران اسلام! حدیث شریف میں آیا ہے۔ خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف جلد چہارم صفحہ ۱۰۸) ترجمہ۔ سب سے مقبول برگزیدہ اللہ کے بندے وہ ہیں جب ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ یہ حدیث مذکورہ بالا علماء حقانی سنی حنفی دیوبندی پر پوری طرح سے صادق آتی ہے جب

ان کی پاکیزہ صورت فرشتہ سیرت پر نظر پڑتی ہے۔ تو دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے۔ اور آخرت کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ اور اللہ و رسول کی محبت میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اور حضرات صحابہ کرام و اکابر اولیاء عظام کے حالات کا ایک ایسا نقشہ بندھ جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی زیارت کی تمنا میں چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ بخلاف احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی دین ملت اسلام کے دشمن کے کہ علماء حقانی سنی حنفی پر کفر کا فتویٰ دیتے دیتے ان کا قلب سیاہ چہرہ ... ہو گیا ہے۔ رضاخانیوں نے ان کی خدائی تسلیم کرلی ہے۔ ان کو دیکھکر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شوق زیارت کی تمنا کیوں ہونے لگی۔ واقعی بات یہ ہے جیسی روح ویسا فرشتہ ان کی بد اخلاقی اور بد نما چہرہ دیکھکر ان کے ہم مشرب ابوجہل و ابولہب۔ فرعون نمرود وغیرہ ... یاد آئیں گے ان دشمنان دین و اسلام کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کیا نسبت الغرض جب رضاخانیوں نے احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی نبوت تسلیم کرلی۔ تو لگے درخواست کرنے

رضاخانیوں کی عقاید باطلہ میں سے یہ ہے کہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی حوض کوثر کے مالک ہیں

نغمۃ الروح صفحہ ۴ ملاحظہ ہو۔

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے	جام کوثر کا پلا احمد رضا

اس شعر پر اعتقاد رکھنا سراسر قرآن شریف و احادیث کے خلاف ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اللہ تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ط ترجمہ۔ بیشک ہم نے آپ کو "حوض" کوثر عطا فرمایا ہے۔ پس آپ نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔

اے میرے پیارے سنی حنفی بھائیو! اللہ تعالیٰ شانہٗ نے ہمارے اور آپ کے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ سرکار دو عالم نبی کرم جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر عطا فرمایا ہے اور رضاخانی لوگ کہتے ہیں کہ حوض کوثر کے مالک احمد رضا خاں صاحب بریلوی ہیں۔ اب سچ سچ فرمایئے کہ آپ لوگ جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے حوض کوثر کا پانی پئیں گے یا خاں صاحب بریلوی کے ناپاک ہاتھوں سے۔ تَبَّتْ يَدَا اُہ،

احمد رضا خاں صاحب بریلوی بانی فرقہ رضا خانی کا در پردہ دعویٰ خدائی کا مکان کا تیسرا زینہ

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی خدائی پر رضا خانیوں کا ایمان و اقرار

برادران اسلام! پہلے زینہ میں احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور ان کے زعما خَذَلَهُمُ اللهُ تعالیٰ فِی الدَّارَیْنِ وَسَوَّدَ اللهُ وُجُوْهَهُمْ نے علماء حقانی سنی حنفی پر طرح طرح اتہام لگا کے بیچارے ناواقف سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمانوں کو اُن سے متنفر کر کے ان کے خیر و برکات سے محروم رکھا۔

دوسرے زینہ میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن پاک اور احادیث شریف کے بھی خلاف تعریف کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اور اس بات پر آمادہ کیا کہ علماء حقانی سنی حنفی (نعوذ باللہ) خدا و رسول کی توہین کرتے ہیں۔ یہ وہابی کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ان سے میل جول رکھنا سلام و کلام کرنا اور ان کی کتابوں کا دیکھنا حرام قطعی اور کفر یقینی ہے۔ جب سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمانوں کے قلوب میں علماء حقانی سنی حنفی کی جانب سے نفرت اور اپنی نبوت کا سکہ بٹھا دیا اور خیال کیا کہ مسلمانوں کے قلوب علماء حقانی سنی حنفی کی نفرت سے سیاہ ہو گئے۔ اور ہماری نبوت کی روشنی میں ان کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں اب نہ علماء حقانی کی جانب ان کو رغبت ہے۔ اور نہ ہماری طرف سے ان کو نفرت ہے۔ تو اپنے پرانے ایجنٹوں کی زبان سے اپنی دلی مراد دعویٰ خدائی کا اظہار کرایا۔ نغمۃ الروح صفحہ ۲۵ ملاحظہ ہو۔

نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے	ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خاں کا

برادران اسلام! جب رضا خانیوں سے قبر میں منکر نکیر سوال کریں گے مَنْ رَّبُّكَ یعنی تیرا خدا کون ہے؟ تو اس کے جواب میں رضا خانی لوگ کہیں گے ادب سے سر جھکا کر۔ احمد رضا خاں اور جب ہم سنی حنفیوں سے منکر نکیر قبر میں سوال کریں گے مَنْ رَّبُّكَ یعنی تیرا خدا کون ہے؟ وہ اس کا جواب دیں گے۔ اللہ۔ اب سوال و جواب کے بعد دیکھنا یہ ہے۔ کہ کون مستحق جنت ہے۔ اور کون دوزخ۔ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ مگر شریعت سے جو بات نکیرین کے بارے میں ثابت ہے۔ ہر ایک مسلمان اس سے واقف ہے۔ غرض یہ کہ جب احمد رضا خاں صاحب

بریلوی کی دلی مراد برآئی اور ایجنٹوں نے جب ان کی خدائی تسلیم کر لی تو عام رضاخانی لوگ
ہاتھ اٹھا اٹھا کر یوں دعا مانگنے لگے۔ نعمۃ الروح صفحہ ۴۲ ملاحظہ ہو!

پہلی دعا شرکیہ و کفریہ اشعار

دین و دنیا میں مرے بس آپ ہیں	میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا
کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا	جو دیا تم نے دیا احمد رضا
میرے دل کی سب مرادیں دیجئے	واسطہ ہے غوث کا احمد رضا

برادران اسلام! رضاخانیوں کا دونوں جہان میں سوائے احمد رضاخاں کے کوئی نہیں
ہے۔ جو کچھ دیتے ہیں آپ ہی دیتے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی نہیں دیتا۔ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ
رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِيۡزِ الۡوَهَّابِ[1] آپ اپنے فضل و کرم سے کچھ نہیں دیتے بلکہ آپ کی ناپاک
بارگاہ میں حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے جو چیز
مانگی جاتی ہے۔ تب آپ عنایت فرماتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہوتے
ہیں اور کھانے کے اور۔ رضاخانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت
ہماری امداد کرتے ہیں اور ہر وقت یاغوث المدد کے نعرے لگاتے ہیں۔ ان ہی رضاخانیوں
کا یہ ایک مشہور شعر بھی ہے ؎

قادریم نعرۂ یا غوث اعظم میزنم	دم ز شیخ احمد رضاخاں قطب عالم میزنم

یہ تو محض غلط اور دکھانے کے لئے ہے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ جو چیز مانگتے ہیں وہ حضرت
غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے اپنے جھوٹے معبود احمد رضاخاں سے مانگتے ہیں
اور حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کھلی ہوئی توہین کرتے ہیں۔ اللہ اکبر۔ کہاں حضرت
غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان۔ کہاں یہ جھوٹا معبود مکار شیطان۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

دنیا ہی کی نعمت خاں صاحب بریلوی معبود رضاخانی سے نہیں طلب کی جاتی

[1] کیا تمہارے واہب العطایا خدا کی رحمت کے خزانہ ان ہی کے پاس ہیں ۱۲ منہ۔

بلکہ آخرت کی بھلائی بھی آپ ہی کے قبضہ میں ہے۔ آپ ہی سے رو رو کر مانگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ نغمۃ الروح صفحہ ۴۸ ملاحظہ ہو!

دوسری دعا شرکیہ و کفریہ اشعار

دونوں عالم میں ہے تیرا آسرا	ہاں مدد فرما شہا احمد رضا
حشر میں جب ہو قیامت کی تپش	اپنے دامن میں چھپا احمد رضا

برادران اسلام! رضاخانیوں کے عقیدے میں اب خدا کوئی چیز نہ رہا بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ دونوں عالم میں چھوٹے معبود احمد رضا خاں بریلوی ہی کا آسرا ہے۔ ان سے مدد طلب کی جاتی ہے کہ جب حشر میں قیامت کی تپش ہو تو اپنے دامن میں اے شاہ احمد رضا مجھ کو چھپا۔ رضاخانیو! تمہاری عقل اور عقیدوں پر تف ہے۔ تف۔ تھو۔ تھو۔ تھو!

ہم سنی حنفی لوگوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ دونوں عالم میں اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی کا آسرا ہے ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پر عمل کرتے ہیں اور خاص اسی سے دعائیں بھی مانگا کرتے ہیں۔ کہ اے اللہ جب حشر میں قیامت کی تپش ہو تو اپنے فضل و کرم سے اپنے سایہ میں جگہ دے۔ ان لوگوں کے ساتھ میں جن کی بشارت تیرے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بیان فرمائی ہے کہ سات شخص ہیں جن کو خدا اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کہیں بھی سایہ نہ ہوگا۔ ایک تو منصف سردار۔ دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہو۔ تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے۔ چوتھے وہ دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی کے لئے ملتے ہیں۔ اور جدا ہوتے ہیں تو اسی کے لئے علیحدہ ہوتے ہیں۔ پانچواں وہ مرد جس کو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا بدکاری کے واسطے اور وہ خدا سے ڈر کر علیحدہ رہا۔ چھٹا وہ مرد جس نے خیرات کی تو اس کو یہاں تک چھپایا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتواں وہ مرد جس نے خدا کو یاد کیا۔ خالی مکان میں اور خوف الٰہی سے اس کی آنکھوں

ہیں آنسو جاری ہوئے (مشارق الانوار حدیث نمبر ۱۵۲۸ صفحہ ۲۶۴) وایضاً حضرابوہریرہ ...
نغمۃ الروح صفحہ ۴۳ ملاحظہ ہو!

تیسری دعا شرکیہ کفریہ اشعار

شر شیطاں سے بچاؤ وقت نزع	میرے ایماں کو شہا احمد رضا
قبر و نشر و حشر میں تو ساتھ دے	ہو مرا مشکل کشا احمد رضا

برادران اسلام! رضاخانی لوگ تو خدا کو چھوڑ کر اپنے جھوٹے معبود احمد رضا خاں صاحب بریلوی سے دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے شاہ احمد رضا خاں میرے ایمان کو نزع کے وقت شیطان کے شر سے بچا اور قبر و نشر و حشر میں تو ہمارا ساتھ دے اور مشکل کشا بن۔ اور ہم سنی حنفی لوگ اپنے معبود حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ عالی جاہ میں اس طرح دعا کرتے ہیں کہ الٰہی نزع یعنی (موت) کے وقت شیطان لعین کے شر سے میرے ایمان کو بچا۔ اور مجھکو اسلام پر ثابت قدم رکھ۔ اور قبر و حشر و نشر میں میری مشکل آسان کر کقولہ تعالیٰ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ (نغمۃ الروح صفحہ ۹ ملاحظہ ہو!

چوتھی دعا شرکیہ و کفریہ

تیری عبدیت میں چہرہ لکھ گیا	منہ اجالا ہو گیا احمد رضا
لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی	میں تمہارا ہوں گدا احمد رضا
میری حالت آپ پر ہے سب عیاں	آپ سے کیا ہے چھپا احمد رضا

برادران اسلام! رضاخانی لوگ کہتے ہیں۔ اے معبود احمد رضا خاں تیرا بندہ ہونے میں میرا چہرہ تیری خدائی دفتر میں جب سے لکھا گیا۔ میرا منہ اجالا ہو گیا۔ میں تمہارا گدا ہوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتا ہوں۔ میری حالت آپ پر سب ظاہر ہے۔ کوئی بات آپ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے میرے پھیلے ہوئے ہاتھ کی لاج رکھئے۔ اور میری دعا قبول کیجئے۔ ایسے ناپاک عقیدے پر لعنت ہے لعنت۔ تھو۔ تھو۔ تھو!

مسلمانو! کہاں تو رضا خانی لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرہ ذرہ بھر کا علم ہے۔ اب وہی ذرہ ذرہ بھر کا علم احمد رضا خاں صاحب بریلوی کیلئے ثابت کر کے عالم الغیب کہنے لگے۔ کوئی تعجب کی بات نہیں جبکہ احمد رضا خاں بریلوی کو خدا ہی مان لیا تو رضا خانیوں کے نزدیک اس کے عالم الغیب ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے!

ہم سنی حنفی لوگ اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ اے معبود برحق اے اللہ تو میرا خالق و مالک ہے میں تیرا ایک ادنیٰ بندہ ہوں تو اپنے فضل و کرم سے میرے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو معاف کر کے مجھے بخشدے۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ط

رضا خانی لوگ کھلے لفظوں میں احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی خدائی کا اقرار کرتے ہیں نغمۃ الروح صفحہ ۴۲ ملاحظہ ہو! ۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ثُمَّ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِنْ اَحْمَدْ رَضَا بَرِیْلَوِی ۔

پانچویں شرکیہ و کفریہ ۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا	تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

برادران اسلام! جب رضا خانیوں نے خاں صاحب بریلوی کی خدائی تسلیم کرلی تو غیرت خداوندی جوش میں آئی فوراً ملک الموت کو قبض روح کا حکم پہنچا۔ خاں صاحب کو چاہیئے تھا کہ اپنے برے خیال سے توبہ کرتے لیکن انھوں نے بجائے توبہ کے وصیتیں کرنی شروع کردیں وصایا شریف صفحہ ۱۰ ملاحظہ ہو!

"رضا حسین اور حسنین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو۔ اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اللہ توفیق دے۔"

برادران اسلام! ان وصایا کی عبارت مذکورہ بالا سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خاں صاحب کے نزدیک شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم، ایک معمولی چیز ہے۔ کہ جس کے لئے حتی الامکان کا لفظ لائے۔ اور اپنے رضا خانی دھرم کے لئے بڑی سختی کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے بڑھ کر

اہم فرض ہے۔ مسلمانو! خان صاحب کے نزدیک چاہے وہ فرض نماز ہو یا روزہ حج ہو یا زکوٰۃ سب فرضوں سے زیادہ اہم فرض مذہب رضاخانیت پر مضبوطی سے قائم رہنا ہے۔ یہاں سے خوب واضح ہوگیا کہ مذہب رضاخانی اسلام سے ایک علیحدہ مذہب ہے جس کے لئے خانصاحب مستقل وصیت کرتے ہیں۔

اے میرے پیارے سنی حنفی بھائیو! تمہارا مذہب اسلام اللہ تعالیٰ شانہ، کا پسندیدہ مذہب ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ جو آج ساڑھے تیرہ سو برس سے قائم ہے جو اسلام کے سوا اور کوئی دین و مذہب اختیار کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ شانہ اسے ہرگز نہیں قبول کرے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہو گا۔ پڑھو۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ پس رضاخانیت سے بچو وہ ایک نیا فرقہ احمد رضاخانصاحب بریلوی کا ہے جو فرقہ، رضاخانی کے نام سے مشہور ہے اس کے عقائد بالکل قادیانی جیسے عقائد ہیں وہ مجدد بھی ہے پیغمبر بھی ہے حتیٰ کہ نعوذ باللہ (خدا) بھی ہے۔ جیسا کہ پہلے زینہ سے تیسرے زینہ تک بالترتیب اس کے دعویٰ خدائی کا راز معلوم کر چکے ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس سے علیحدہ رہیں اور اپنے دین وایمان کو بچائیں

رضاخانی دھرم مسائل پر ایک سرسری نظر

رضاخانی دھرم میں نابالغ ہر وقت باوضو ہے اس کا وضو کسی چیز سے نہیں ٹوٹتا نہ جماع سے اس پر غسل فرض ہو

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۲۴۷ ملاحظہ ہو!

(۱) مسئلہ نابالغ نہ کبھی بے وضو ہو نہ جنب۔ انہیں وضو و غسل کا حکم عادت ڈالنے اور آداب سکھانے کے لئے ہے۔ ورنہ کسی حدث سے ان کا وضو نہیں جاتا نہ جماع سے ان پر غسل فرض ہو۔

سبحان اللہ اگر کوئی دس بارہ برس کا لڑکا ایک مرتبہ وضو کرے۔ تو پھر چاہے پیشاب کرے یا پاخانہ خون نکلے یا پیپ۔ ہر حالت میں اس کا وضو قائم رہتا ہے۔ اس کا وضو کیا ہوا لوہے کی لاٹ ہے۔ نہ توڑی سے ٹوٹے نہ کاٹے سے کٹے۔ اور اگر کسی عورت سے صحبت کرے تو اس پر غسل بھی فرض نہیں۔

رضاخانی دھرم میں عورت نماز پڑھتی ہو مرد بوسہ لے عورت کو خواہش پیدا ہو نماز نہ جائیگی

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۷۶ ملاحظہ ہو!

(۲) مسئلہ مرد نماز میں تھا عورت نے اس کا بوسہ لیا۔ اس سے مرد کو خواہش پیدا ہوئی۔ نماز جاتی رہی۔ اگرچہ یہ اس کا اپنا فعل نہ تھا۔ اور عورت نماز پڑھتی ہو۔ مرد بوسہ لے۔ عورت کو خواہش پیدا ہو عورت کی نماز نہ جائے گی۔

مسلمانو! خدا کے لئے انصاف کرو۔ کہ نماز ہے یا کھیل کود۔ کیا اس حرکت قبیحہ سے نماز جیسی افضل عبادت کی توہین نہیں ہوتی؟ ضرور ہوئی۔ ضرور ہوئی۔

رضاخانی دھرم میں بکری کا بچہ اسی وقت پیدا ہوا کہ رطوبت رحم سے گیلا تھا گود میں اٹھاکر نماز پڑھی نماز ہوگئی

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۵۷۶ ملاحظہ ہو!

(۳) بکری کا بچہ اسی وقت پیدا ہوا کہ ابھی اس کا بدن رطوبت رحم سے گیلا ہے۔ گود میں اٹھاکر نماز پڑھی۔ کچھ ہرج نہیں۔ اور اگر پانی میں گر گیا پانی ناپاک نہ ہوگا۔ کہ شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے۔

مسلمانو! اگر خاں صاحب بریلوی تھوڑے روز اور زندہ رہتے تو یقیناً فرمادیتے کہ خون نفاس بھی پاک ہے!

رضاخانی دھرم میں گائے بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی اپنی رطوبتوں میں آلودہ کوئیں میں گر گیا کنواں پاک ہے

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۵۶۳ ملاحظہ ہو!

(۴) مسئلہ گائے بکری کسی پاک جانور کا بچہ پیدا ہوتے ہی اسی تری کی حالت میں جو وقت

پیدائش اس کے بدن پر ہوتی ہے۔ کوئیں یا لگن میں گر جائے اور زندہ نکل آئے پانی پاک رہیگا!
مسلمانو! یہ خاں صاحب بریلوی کا نو ایجاد مسئلہ ہے۔ کیا تمہارا دل اس بات کو گوارا کریگا۔ کیا تم اس ناپاک پانی پینے کو تیار ہو گے؟

رضاخانی دھرم میں حیض و نفاس والی عورت نے اپنے خون بند ہونے سے پہلے غسل کیا اس دھوون سے وضو جائز ہے

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۵۶۴ ملاحظہ ہو!

(۵) مسئلہ حائض و نفسائے نے خون کے بند ہونے سے پہلے بے نیت قربت غسل کیا۔ یہ پانی بھی قابل وضو ہے یعنی حیض و نفاس والی عورت نے خون بند ہونے سے پہلے بغیر نیت کے غسل کیا اس کے دھوون سے وضو جائز ہے!

رضاخانی دھرم میں عورت کی ران پر جماع کیا یا کنواری کی فرج میں جماع کیا دونوں پر غسل فرض نہ ہوگا

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۱۳۰ ملاحظہ ہو!

(۶) مسئلہ عورت کی ران پر جماع کیا۔ اور منی اس کی فرج میں چلی گئی یا کنواری کی فرج میں جماع کیا۔ اور اس کی بکارت زائل نہ ہوئی۔ تو ان دونوں صورتوں میں عورت پر غسل نہیں کہ نہ اس کا انزال ثابت ہوا اور نہ اس کی فرج داخل میں حشفہ غائب ہوا۔ اور نہ اس کی بکارت زائل ہوئی۔ ہاں ان جماعوں سے اگر عورت کو حمل رہ گیا تو اب اس پر اسی وقت جماع سے غسل واجب ہونے کا حکم دیں گے اور آج تک جتنی نمازیں قبل غسل پڑھی ہیں سب پھیرے کہ حمل رہ جانے سے ثابت ہوا کہ عورت کو خود بھی انزال ہو گیا۔ ورنہ حمل نہ رہتا۔

رضاخانی دہرم میں برہمن سے نکاح پڑھاوے تو جائز ہے

احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۹۱ ملاحظہ ہو!

(۷) مسئلہ (سوال) اگر وہابی نکاح پڑھا دے تو ہو جائے گا یا نہیں؟

(جواب) نکاح تو ہو ہی جائے گا۔ اس واسطے کہ نکاح باہمی ایجاب و قبول کا نام ہے۔ اگر چہ برہمن یعنی برہمن پڑھائے۔ چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے۔ جو حرام ہے۔ لہذا احتراز لازم ہے!

برادران اسلام! انصاف سے کہیں۔ کہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ شانہٗ کی وحدانیت اور جناب رسالتمآب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرتا ہے۔ خانصاحب بریلوی ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے نکاح پڑھوانا حرام ہے۔ اور برہمن جو تینتیس کروڑ بتوں کا پوجنے والا ہے۔ اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا منکر ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ ہے۔ اس سے نکاح پڑھوانا جائز ہے۔ یہ ہے رضاخانی دہرم ع ایسی ضد کا کیا ٹھکانا مذہب اپنا چھوڑ دے۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ۔

رنگون میں رضاخانیوں کی عیدین کی نماز احمد رضا خانصاحب بریلوی کے فتوے سے نہیں ہوئی

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۱۱۸ ملاحظہ ہو!

(۸) عیدین کی نماز ہر امام کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس میں بھی مثل جمعہ لازم ہے۔ کہ امام خود سلطان اسلام یا اس کا ماذون ہو۔ اور ان میں سے کوئی نہ ہو تو بمجبوری جسے مسلمانوں نے امام جمعہ مقرر کیا ہو!

برادران اسلام! خاں صاحب بریلوی کے نزدیک عیدین کی نماز کی امامت تین ہی شخص کر سکتے ہیں۔ ان تینوں کے علاوہ کسی کے پیچھے عیدین کی نماز جائز ہی نہیں۔ وہ تین

لہ بیشک مشرک (بت پرست) ناپاک ہیں ۱۲ منہ۔

شخص یہ ہیں۔ بادشاہ اسلام[1] یا اس کا نائب[2] یا امام جمعہ[3]۔
حشمت علی رضاخانی نہ بادشاہ اسلام ہیں نہ اس کے نائب۔ نہ امام جمعہ اس لئے خانصاحب بریلوی کے نزدیک حشمت علی رضاخانی کے پیچھے رنگون میں کسی رضاخانی کی عیدین کی نماز نہیں ہوئی حشمت علی رضاخانی نے چندہ کی غرض سے اپنے تمام رضاخانی بھائیوں کی عیدین کی نماز کو فاسد کر کے تمام رضاخانیوں کا بوجھ اپنے سر پر لئے ہوئے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا اور یہ چندہ وہاں کچھ کام نہ آئے گا۔ فتکوٰی[1] بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ٥

رضاخانی دھرم میں رنڈی کو کرایہ پر مکان دینا جائز ہے

خانصاحب کے ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۳۲ ملاحظہ ہو!
(۹) سوال، رنڈی کو مکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں؟
(جواب) اس کا اس مکان میں رہنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ رہنے کے واسطے مکان کرایہ پر دینا کوئی گناہ نہیں ہے۔ باقی رہا اس کا زنا کرانا یہ اس کا فعل ہے اس کے واسطے مکان کرایہ پر نہیں دیا گیا!
مسلمانو! انصاف کرو کہ جب رنڈی کھلم کھلا زنا کراتی ہے۔ لوگ اس کے پاس آتے جاتے ہیں۔ اس کی خبر عام طور سے مشہور رہے۔ تو یہ کہنا کہ اس کے واسطے مکان کرایہ پر نہیں دیا گیا سخت جہالت ہے!

رضاخانی دھرم میں مرغی پانی میں چونچ ڈالدے پانی پاک ہے

خانصاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۷۰ ملاحظہ ہو!
(۱۰) سوال، مرغی اگر پانی میں چونچ ڈالدے ناپاک ہو جائے گا یا نہیں؟

[1] پس اس سے ان کے ماتھے اور ان کی کروٹیں اور ان کے پیٹھیں داغی جائیں گی اور یہ اس لئے کہ جو تم نے اپنے واسطے دنیا میں جمع کیا تھا تو آج اپنے جمع کئے کا مزہ چکھو۔ ۱۲ منہ۔

جواب) ناپاک نہ ہوگا۔ مکروہ ہے۔ ابال دیا جائے کراہیت زائل ہو جائے گی!
سبحان اللہ کیا عمدہ طریقہ بتایا۔ ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ شاباش واہ واہ

رضاخانی دھرم میں کھال پکانے والے اور موچی اور ان کے مثل ذلیل پیشہ ور ان کے عالم ہونے سے بھی ان کی ذلت باقی رہتی ہے

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کتاب النکاح کا حصہ سوم صفحہ ۱۱۷ ملاحظہ ہو!

(۱۱) مسئلہ۔ جولاہے اور کھال پکانے والے اور موچی اور نائی اور اس کے مثل ذلیل پیشہ ور جو اپنے ان ذلیل پیشوں کے ساتھ معروف ہوں۔ یہ اگر عالم بھی ہو جائیں جب بھی شرفا کے کفو نہیں ہو سکتے کہ مدار کار وجہ عار پر ہے۔ عالم ہونا اس عرفی دنارت کا دافع نہ ہوگا!

(۱۲) مسئلہ۔ ہمارے ان بلاد میں سیدانیاں ایسے پٹھانوں اور مغلوں سے عار نہیں کرتیں جو زیور علم وفضل سے آراستہ ہوں۔ کہ پٹھان اور مغل یہاں اپنے آپ کو شرفاء ایجاب سے شمار کرتے ہیں۔ تو جب اس شرف نسب سے شرف علم ملجائے گا تو نسب علوی سے نسب میں جو کمی ہے اسے پورا کر دے گا بخلاف جولاہوں۔ نائیوں وغیرہم کے۔ کہ ان کے علم کے سبب عار زائل نہیں ہوتی!

برادران اسلام غور کرو سوچو! انسان کے لئے اسلام سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔ جب کافر کسی قوم کا ہو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو گیا تو اب اس کی اتنی عزت بڑھ گئی کہ وہ خانہ خدا یعنی مسجد میں اول صف میں ایک بادشاہ کی بغل میں کھڑا ہو کر اپنی نماز فریضہ ادا کر سکتا ہے۔ بادشاہ کو یہ طاقت نہیں ہے کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر علیحدہ کر سکے۔ قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ ترجمہ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا بزرگ وہ ہے جو متقی پرہیزگار ہو!

اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ہے! ترجمہ: میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہیں۔ پس آیات واحدہ واحادیث منفردہ سے معلوم ہوا کہ متقی پرہیزگار عالم کسی قوم کا ہو اللہ کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہے۔

آج خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ جولاہے اور نائی وغیرہ کم درجے کے لوگ اگر عالم بھی ہو جائیں تو بھی ان کی ذلت باقی رہتی ہے۔ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ۔

رضا خانی دھرم میں اولاد حرامی کو حلالی بنا کر ورثہ دلاتے ہیں

احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۵۳ و ۵۵ ملاحظہ ہو!

(۱۳) مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کی منکوحہ عورت خالد کے ساتھ بھاگ گئی۔ اور آٹھ دس برس کے بعد چند لڑکے اور لڑکیاں لے کر آئی۔ زید کا انتقال ہو گیا۔ وہ اولاد زید کی اولاد شرعاً متصور ہو کر زید کا ترکہ پائے گی یا بوجہ اولاد الزنا ہونے کے ترکہ سے محروم رہیں گے۔ بینوا۔ توجروا! خاں صاحب بریلوی بہت سے دلائل بیان کر کے یہ حکم صادر فرماتے ہیں!

(الجواب) وہ سب اولاد زید قرار پائیں گے۔ اور زید کا ترکہ ان کو ملے گا!

رضا خانی دھرم میں خچر کھانا حلال ہے

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۶۴۴ ملاحظہ ہو!

(۱۴) مسئلہ خچر جس کی ماں گھوڑی ہو۔ گھوڑے کے حکم میں ہے اس کا جھوٹا پاک ہے اور کھانا مکروہ ہے۔ حرام نہیں!

(۱۵) مسئلہ۔ جانوروں میں ہر حکم میں ماں کا اعتبار ہے۔ ماں حلال ہے تو بچہ بھی حلال ہے اگرچہ باپ حرام ہو جیسے بکری کا بچہ بھیڑیئے یا کتے سے پیدا ہو!

برادران اسلام! خلاصہ رضا خانی دھرم کا یہ ہے کہ بکری اور کتے کے جفتی سے جو بچہ پیدا ہو وہ بچہ حلال ہے۔ اسی طرح خنزیر اور بکری کے جفتی سے جو بچہ پیدا ہو وہ بچہ حلال ہے اسی طرح گائے اور گدھے کی جفتی سے جو بچہ پیدا ہو وہ بچہ حلال ہے!

---

[1] بیشک یہ ایک عجیب بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تمام مسلمانوں کو اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ (تمام مسلمان بھائی بھائی) فرما کر مساوات کا درجہ عطا فرماتا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں میں تفریق اور ان کی تذلیل کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

رضاخانی دھرم میں کنوئیں میں پھکنا گر گیا کنواں پاک ہے

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۵۶۲ ملاحظہ ہو!

(۱۶) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک کنوئیں میں پھکنا گر گیا۔ اس وقت اس میں پیشاب نہ تھا۔ بلکہ بچے اس میں پھونک بھر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ سے گر گیا۔ یہ نہیں معلوم کہ گائے کا ہے یا بھینس کا پھکنا نکال لیا گیا۔ اب کنوئیں کی نسبت کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

(الجواب) کنواں پاک ہے۔ کہ مذبوح جانور ماکول اللحم کا پھکنا۔ بالاتفاق اپنی ذات میں تو کوئی نجاست نہیں رکھتا

رضاخانی دھرم میں عورت معاذ اللہ مرتد ہونے سے بھی نکاح سے نہیں نکل سکتی

فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۳۹۳ ملاحظہ ہو!

(۱۷) مسئلہ۔ اب فتویٰ اس پر ہے کہ مسلمان عورت معاذ اللہ مرتد ہو کر بھی نکاح سے نہیں نکل سکتی۔ وہ بدستور اپنے شوہر مسلمان کے نکاح میں ہے مسلمان ہو کر یا بلا اسلام دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی!

برادران اسلام | خاں صاحب بریلوی اور ان کے متبعین نے یہ مکر کا جال محض سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکا دے کر اپنے حلوے مانڈے کے لئے پھیلایا ہے۔ ہم کو اس کی شہادت خاں صاحب بریلوی کی وصیت نامہ سے پوری پوری ملتی ہے۔

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی موت سے دو گھنٹہ سترہ منٹ پہلے کی وصیت

وصایا شریف صفحہ ۹ ملاحظہ ہو!

اعزا سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں[۱] دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو۔[۲] مرغ کی بریانی۔[۳] مرغ پلاؤ۔[۴] خواہ بکری کا شامی کباب[۵] پراٹھے اور[۶] بالائی[۷] فیرنی۔[۸] اردکی پھریری دال معہ ادرک ولوازم۔[۹] گوشت بھری کچوریاں

سیب کا پانی۔ انار کا پانی۔ سوڈے کی بوتل۔ دودھ کا برف۔ اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کرو۔ یا جیسے مناسب جانو۔ مگر بطیب خاطر میرے لکھنے پر مجبور انہ ہو!

برادران اسلام! ایصال ثواب کا ثبوت شرعاً اتنا ہے کہ بندہ جو افعال نیک کرتا ہے خواہ قرآن شریف پڑھے یا کوئی سورۃ۔ درود شریف یا کوئی دعا کلمہ طیبہ پڑھے۔ یا کوئی استغفار۔ روپیہ پیسہ خیرات کرے۔ یا کسی محتاج غریب ننگے کو کپڑا پہنائے۔ ہر ایک کا ثواب اس کو ملنا چاہیے اپنے لئے آخرت کا ذخیرہ کر رکھے۔ یا کسی اپنے عزیز و اقارب جو مرے ہوئے ہوں ان کی روح کو ثواب پہنچائے کھانا و کپڑا وغیرہ کسی حاجتمند کو دو۔ اور اس کا ثواب پہنچا دو۔ تو ثواب ہی پہنچتا ہے۔ نہ مردہ کھانے کو کھاتا ہے نہ کپڑے کو پہنتا ہے۔ قولہ تعالیٰ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ ترجمہ۔ اللہ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون ولیکن اس کے پاس تمہارا خلوص و اخلاص پہنچتا ہے۔ تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی حاجتمند۔ فقیر۔ محتاج کو دیا جائے تو ثواب ضرور ہی پہنچے گا لیکن اپنے بال بچے۔ ایجنٹ وغیرہ جو اس کے ساعی ہیں وہ اس سے محروم رہیں گے۔ ان کے فائدے کے لئے یہ ایجاد کیا کہ بزرگوں ولیوں کے لئے جو ایصال ثواب کیا جائے۔ اس کو صدقہ خیرات نہ کہو اس سے ان کی توہین ہوتی ہے۔ اس کو نیاز کہو اور اپنے لئے تبرک سمجھو۔ اب نیاز و تبرک کے پردہ میں اپنے اہل و عیال و ایجنٹ وغیرہ کا پیٹ بھرا جاتا ہے۔ اور محتاج غریب مفلس جو واقع میں اس کے مستحق اور حاجتمند ہیں ان کو محروم کیا جاتا ہے

خاں صاحب بریلوی کی اس وصیت کی عبارت مذکورہ بالا سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خاں صاحب بریلوی بڑے پیٹو تھے۔ زندگی بھر اسی عمدہ عمدہ کھانے پینے کے مزے میں رہے اور موت کی حالت میں بھی نہ بھولے۔ اپنی اولادے کے لئے مفت میں دائمی جاگیر چھوڑی۔

تعجب کی بات ہے خاں صاحب بریلوی کی موت کی حالت اور یہ کھانے پینے کی وصیت بارگاہ خداوندی کے حضوری کا وقت اور ان کی یہ غفلت۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ط

مکفر المسلمین بحمد اللہ تعالیٰ اب اہل رنگون آپ کی مکاری سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں اب یہاں پر آپ کی دال نہ گلے گی ؎

اب دام مکر اور جا کر بچھائیے بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے

مسلمانو! اے میرے پیارے سنی حنفی بھائیوں! ہم نے تمہارے سامنے رضاخانیت کے مکر کا پول کھول کر رکھدیا ہے۔ اب ان مال کے ڈاکوؤں اور ایمان کے لٹیروں سے اپنے مال و ایمان کو بچاؤ۔

مقولہ سید محمد اکبر صاحب سلطان پوری

بندر کے نچانے سے قلندر نہیں ہوتا　　تسبیح کے ہلانے سے پیمبر نہیں ہوتا

یہ رنگے ہوئے جبہ و دستار سے مزین ہاتھ میں مکاری کی تسبیح لئے ہوئے یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا لا مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ ۝ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ دیکھتے ہیں تو جنید بغدادیؒ حقیقت میں شیخ نجدی، مانند گدوں کے تاک لگائے ہوئے تمہارے مال و ایمان کے لوٹنے کی گھات میں اپنے بالاخانہ پر نظر دوڑائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان سے ہر وقت ہوشیار رہو۔ اور اپنے مال و ایمان کو بچاؤ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ ان کے شر سے بچائے۔ اور اسلام کے سیدھے رستے پر قائم رکھے۔ اور حق کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

(کتبہ احقر الزماں محمد عبدالرؤف خاں عفرلہ ولوالدیہ جگن پوری ڈاکخانہ روناہی ضلع فیض آباد)

مورخہ ۵ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۳۲ء یوم پنجشنبہ

ترجمہ: لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے۔ مگر کچھ یوں ہی سا۔ کفر و ایمان کے درمیان تذبذب میں ہیں۔ نہ ان کی طرف نہ ان کی طرف (سورہ نساء ع ۲۰ پ ۵)

ضمیمہ خنجر ایمانی بر حلقوم رضاخانی

سوال استفتاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رضاخانیوں کی ایک کتاب جس کا نام نغمۃ الروح ہے اس کے چند اشعار یہ ہیں۔

نغمۃ الروح صفحہ ۲۹ ملاحظہ ہو!

تیری عبدیت میں چہرہ لکھ گیا	منہ اجالا ہو گیا احمد رضا
میری حالت آپ پر ہو سب عیاں	آپ سی کیا ہی چھپا احمد رضا

نغمۃ الروح صفحہ ۲۵ ملاحظہ ہو!

نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے	ادب سی سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خاں کا

نغمۃ الروح صفحہ ۴۳ ملاحظہ ہو!

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا	تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

نغمۃ الروح صفحہ ۴۸ ملاحظہ ہو!

حشر میں جب ہو قیامت کی تپش	اپنے دامن میں چھپا احمد رضا
جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سی	جام کوثر کا پلا احمد رضا

وصایا شریف مولوی احمد رضا خاں صاحب صفحہ ۲۴ پر مولوی حسنین رضا لکھتے ہیں ملاحظہ ہو زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشایخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ ان (یعنی احمد رضا خاں) کو دیکھکر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

مولوی حشمت علی رضاخانی اپنے مریدوں کو اپنا شجرہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو قبر کے اندر ایک طاق بنا کر اس پر رکھدینا جب منکر نکیر آئیں گے اس کو دیکھکر چلے جائیں گے۔ اور سوال نہ کریں گے۔ اور اس شجرہ کے آخری الفاظ یہ ہیں ملاحظہ ہو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى عَبْدِكَ الْفَقِيْرِ اِلَى الْفَتْحِ عُبَيْدِ الرِّضَا مُحَمَّدٌ

حشمت علی القادری الرّضوی اللکھنوی عفی اللہ تعالیٰ لہٗ۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ

(۱) کتاب نغمۃ الروح کے مصنف اور اس کے مضامین پر عقیدے رکھنے والوں اور اس کی اشاعت کرنے والوں کے حق میں شریعت محمدیہ میں کیا حکم ہے؟

(۲) وصایا شریف کے صفحہ ۲۴ پر جو مولوی حسنین رضا صاحب نے لکھا ہے کہ ان کو (یعنی احمد رضا خاں کو) دیکھکر صحابہ کرامؓ کی زیارت کا شوق کم ہوگیا۔ ان کے حق میں شریعت محمدیہ کا کیا حکم ہے؟

(۳) انبیا کو چھوڑ کر غیر انبیاء پر درود شریف پڑھنے کے لئے شریعت محمدیہ میں کیا حکم ہے؟

براہ کرم اس کا جواب مفصل و مدلل عام فہم تحریر فرماکر بندہ کو شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

السائل حاجی معصوم علی خاں از پوسٹ بکس ۱۳۱ رنگون ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ

الجواب واللہ الموفق للسداد والصواب

از عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

اشعار کتاب نغمۃ الروح مندرجہ استفتاء ہذا معائنہ کئے گئے۔ اکثر اشعار موہم معنی غیر مشروع وموہم کفر ہیں۔ گو تاویل بہ تعذر ممکن ہے لیکن ایسے الفاظ نہیں لکھنا چاہئیں بالخصوص علماء سے اور زیادہ مکروہ ہے۔ البتہ صفحہ ۳۴ کی جو دعا درج استفتاء ہے اس میں صراحتہً کفر ہے اس میں تاویل صحیح نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا اس کا قائل کافر ہے۔ توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح اس پر لازم ہے اور تمام اعمال صالحہ اس کے نابود ہوگئے۔ اسی طرح وصایائے مولوی احمد رضا خاں کے صفحہ ۲۴ پر جو مولوی حسنین رضا خاں کا قول درج ہے وہ بھی مکروہ وناجائز ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بڑی شان ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مثل ستاروں کے فرمایا ہے اور ایسے الفاظ سے ان کی تحقیر ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح مولوی حشمت علی خاں کا قول دربارہ

رکھنے شجرہ کے قبر میں اور قول کرنے اس امر کے کہ اس کی وجہ سے فرشتے چلے جائیں گے۔ غلط ہے اور درود شریف غیر انبیا پر تبعاً درست ہے۔ مستقلاً درست نہیں پس شجرہ کے آخر میں جو درود لکھا ہے وہ عند الاحناف غیر صحیح ہیں!

(۱) الحاصل کتاب نغمۃ الروح کے مصنف اور اس کے ہم عقیدہ اشخاص بوجہ عقیدہ رکھنے مضمون شعر دعائیہ مندرجہ صفحہ ۴۲ کا فر ہو گئے ہیں۔ اور دیگر اشعار جو موہم معنی غیر مشروع ہیں ان کو بھی نہ کہنا چاہیئے!

(۲) اور وصایا کے صفحہ ۴۲ پر جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نسبت قول کیا ہے یہ مکروہ اور خلاف ادب ہے!

(۳) اور غیر انبیاء پر درود پڑھنا مستقلاً ناجائز ہے روایات کتب فقہ میں موجود ہیں۔ ۷ محرم ۱۳۵۱ھ

ہوا ہیں مع دستخط مفتیان کرام عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک

(۱) محمد حسین عفی عنہ (۲) خادم شرع خلیل الرحمٰن عفی عنہ (۳) انوار الحسن عفی عنہ

مہر: طالب غفران محمد حسین — مہر: خلیل الرحمٰن — مہر: انوار الحسن

(۴) خادم شرع سید احمد مجتبیٰ عفی عنہ — مہر: باعث تکوین سید احمد مجتبیٰ

(۵) عبد الرحیم عفی عنہ۔ مگر بعض اشعار جن میں ظاہراً کفر ہے ان میں کفر سے بچانے کے لئے تاویل ممکن ہے البتہ خلاف شرع ضرور ہیں۔

دستخط علماء کرام و مفتیان اعلام مشائخ عظام شہر بریلی

(۶) واقعی اس فرقہ باطلہ کے عقائد کفریہ ہیں۔ اور نیز اعمال پر حکم کفر ضروری ہے جو کچھ سوال میں تحریر ہے مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ علمائے کرام کو بہت جلد توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہیئے تاکہ عالم ضلالت سے بچ جائے اور کوئی تاویل ان کے اقوال کی نہ کرنی چاہیئے۔ تاویل سبب ان کی گمراہی کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد یٰسین عفی عنہ مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۷) الجواب صحیح قاری محمد عبد العزیز مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۸) الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمد عبد الرحمٰن غفرلہ (۹) ذٰلک کذٰلک عبد الحفیظ عفا اللہ عنہ المدرس فی مدرسہ مصباح العلوم بریلی (۱۰) الجواب صحیح

محمد عبد الحق غفرلہ مدرس و مہتمم مدرسہ مصباح العلوم بریلی (۱۱) الجواب صحیح عبد الحمید غفرلہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم بریلی (۱۲) الجواب الصحیح عبد الجبار (۱۳) الجواب صحیح مجیب الرحمٰن غفرلہ (۱۴) صاب من اجاب تکرم علی عفا اللہ عنہ (۱۵) الجواب صحیح محمد محمود حسن غفرلہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم بریلی (۱۶) عبد اللہ مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۱۷) الجواب صحیح محمد حسن مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۱۸) احقر نصیر الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی (۱۹) الجواب صحیح محمد الطاف علی (۲۰) الجواب صحیح حسین الزماں (۲۱) محمد ممتاز الدین عفی عنہ۔

دستخط علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام شہر شاہجہانپور

(۲۲) اشعار مندرجہ استفتاء بیشک موہم کفر اور خلاف شرع ہیں الجواب صواب احقر محمد عبد الغنی غفرلہ مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہاں پور (۲۳) الجواب صواب بیشک صفحہ ۴۲ کا شعر کفر ہے۔ اور اس میں کوئی صحیح تاویل نہیں ہو سکتی۔ اس کا قائل کافر ہے جس کی توضیح جواب میں موجود ہے۔ کفریہ عقیدہ رکھنے پر عقیدہ رکھنے والے کے کلام کی تاویل نہیں کی جا سکتی یہ قول ع جام کوثر کا پلا احمد رضا بھی اسی قبیل سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سہیم و شریک قرار دیا گیا ہے مگر اس میں تاویل کی گنجائش تھی لیکن جب خدا نعوذ باللہ ٹھیرا دیا گیا تو تاویل کیسی غرض جواب بتمامہ صحیح اور صواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ السید مہدی حسن غفرلہ مفتی راندیر ضلع سورت از شاہجہانپور۔ ۱۳ صفر ۱۳۵۱ھ (۲۴) الجواب صحیح محمد رفیع مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہانپور (۲۵) الجواب حق بندہ محمد عظیم عفی عنہ مدرسہ عین العلم (۲۶) الجواب حق احقر نعمت علی مدرس مدرسہ عین العلم (۲۷) الجواب حق احقر الزمن سلطان حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عین العلم مُہر (۲۸) اگر نقل میں کوئی تقصیر نہیں کی گئی تو بلا شبہ جواب بالا صحیح اور درست ہے۔

(مہر: دار الافتاء مدرسہ عین العلم شاہجہانپور)

ابو الوفا النعمانی عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ قیومیہ شاہجہانپور (۲۹) محمد قاسم عفا اللہ عنہ مدرسہ قیومیہ محمد زئی شاہجہانپور ۱۳ صفر ۱۳۵۱ھ (۳۰) عبارات و اشعار مندرجہ سوال غیر مشروع اور موہم کفر ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔ کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا اور اس کو حد سے بڑھانا شرعاً حرام ہے۔ سید الاولین والآخرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات اقدس کے متعلق

بھی تعریف میں مبالغہ اور غلو کرنے کو منع فرمایا ہے عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف باب المفاخرہ) شفا شریف میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے غیر انبیاء پر تخصیص نام لے کر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کو ممنوع اور ناجائز قرار دیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو۔ قال القاضی والذی ذہب الیہ المحققون و امیل الیہ ما قالہ مالک وسفین رحمہما اللہ وروی عن ابن عباس واختار غیر واحد من الفقہاء والمتکلمین انہ لا یصلی علی غیر الانبیاء عند ذکرہم بل ہو شئی یختص بہ الانبیاء توقیراً وتعزیزاً کما یخص اللہ تعالیٰ عند ذکرہ بالتنزیہ والتقدیس والتعظیم ولا یشارکہ فیہ غیرہ کذلک یجب تخصیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الانبیاء بالصلوٰۃ والتسلیم ولا یشارک فیہ سواہم کما امر اللہ بہ بقولہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما ویذکر من سواہم من الائمۃ وغیرہم بالغفران والرضی کما قال تعالیٰ یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان وقال والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم وایضاً فہو امر لم یکن معروفا فی الصدر الاول کما قال ابو عمران وانما احدثہ الرافضۃ والمتشیعۃ فی بعض الائمۃ فشارکوہم عند الذکر لہم بالصلوٰۃ وساووہم بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذالک وایضاً فان التشبہ باہل البدع منہی عنہ فتجب مخالفتہم فیما التزموہ من ذالک ذکر الصلوٰۃ علی الاول والازواج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحکم التبع والاضافۃ الیہ لا علی التخصیص قالوا وصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی من صلی علیہ مجراہا مجری الدعاء والمواجہۃ لیس فیہا معنی التعظیم والتوقیر قالوا وقد قال تعالیٰ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا فلذلک یجب ان یکون الدعاء لہ مخالفا لدعاء الناس بعضہم لبعض وہذا اختیار الامام ابی المظفر الاسفرائنی من شیوخنا وبہ قال عمر بن عبد اللہ اھ (جز ثانی صفحہ ۲۰۲ و ۲۰۳) کتبہ الاحقر محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرس مدرسہ سعیدیہ شاہجہان پور ۲۰ صفر سنہ ۱۳۵۱ھ (۳۱) الجواب صواب غیر انبیا پر درود شریف بالتبع درست ہے بالاستقلال جائز نہیں ہذا ہو المفہوم من عبارۃ القاضیؒ احقر حبیب الدین مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہانپور (۳۲) قد اصاب من اجاب محمد عبد الصبور غفر لہ مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہاں پور ۱۶ صفر سنہ ۱۳۵۱ھ (۳۳) الجواب صحیح خدا بخش خادم قرأت مدرس مدرسہ تجوید القرآن شاہجہانپور (۳۴) شفا قاضی عیاض

میں آل کے معنی میں اختلاف نقل کیا ہے ایک معنی یہ بھی نقل کئے ہیں۔ ہر مومن پرہیزگار لیکن وہ محل درود نہیں۔ ولو فرضنا تو زائد سے زائد ہر مومن تقی کا مراد لیا جانا لفظ آل میں درست ہوگا۔ واللہ اعلم۔ محمد عبدالصبور (۳۵) الجواب صحیح حبیب احمد بریلوی۔

دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام شہر سہارنپور

(۳۶) اصاب من اجاب صدیق احمد مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (۳۷) الجواب صحیح بندہ محمد ظہور الحق مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (۳۸) جواب صحیح ہے ان اشعار میں بعض ایسے ہیں جو صریح کفر ہیں۔ اور قائل کو کافر اور مرتد بنانے والے ہیں اس لئے قائل پر تجدید اسلام ضروری ہے بندہ عبدالرحمٰن غفرلہٗ صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (۳۹) الجواب صحیح عبداللطیف ناظم مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ ۱۰ صفر ۱۳۵۱ھ (۴۰) الجواب صواب ضیا احمد عفی عنہ مفتی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ ۱۰ صفر ۱۳۵۱ھ (۴۱) الجواب حق وبالاتباع احق امیر احمد کان اللہ کاندھلوی ۱۰ صفر ۱۳۵۱ھ (۴۲) الجواب صحیح عبدالشکور غفرلہٗ از مظاہر العلوم سہارنپور (۴۳) اصاب من اجاب محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ (۴۴) المجیب مصیب بندہ عمر احمد تھانوی عفا اللہ عنہ (۴۵) بیشک بعض اشعار کفریہ ہیں بندہ ظہور الحسن بقلم خود (۴۶) الجواب صحیح محمد احمد تھانوی (۴۷) اشعار میں جن کی ایسی غیر مشروع تعریف کی گئی ہے وہ اور اس پر عقیدہ رکھنے والے اور سب قائل سب کے سب کافر مرتد بے ایمان ہیں۔ نور محمد خاں غفرلہٗ مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (۴۸) یہ اقوال لاریب موجب کفر وارتداد ہیں۔ نعوذ باللہ منہا خاں صاحب بریلوی اور ان کی ذریت کے صرف یہی اقوال کفریہ نہیں (بلکہ) ان کی کتابوں میں بہت سے مضامین کفریہ ہیں اور تماشا تو یہ ہے کہ ان خاں صاحب بزرگوار نے اپنے اور اپنی جماعت کے کفر وارتداد کا فیصلہ خود ہی صادر فرمایا ہے۔ دیکھو تمہید ایمانی اور فتویٰ متعلقہ مولانا (شاہ اسمٰعیل) شہید دہلوی۔ اس جماعت کے رفض خباثت باطنی۔ بد دینی۔ اور ان اشعار کہنے والے کے کفر اور بے ایمانی میں کچھ شبہ نہیں۔ یہ جماعت اللہ کے دشمنوں سے محبت رکھنے والی اور اس کے دوستوں کو دشمن سمجھتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ (اللہ ہی ان سے بدلہ لے گا) (مولوی محمد) ذکریا قدوسی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام پنجاب

(۴۹) الجواب صواب عبدالرحیم عفی عنہ رہتکی (۵۰) المجیب مصیب محمد امین لائلپوری (۵۱) احقر محمد ابراہیم ہوشیارپوری (۵۲) الجواب صحیح محمد عبدالعزیز فریدپوری (۵۳) الجواب صحیح محمد شریف پنجابی عفا اللہ عنہ (۵۴) الجواب لاشک فیہ محمد نور بخش عفا عنہ فریدپوری (۵۵) الجواب محمد جان ملتانی بقلم خود (۵۶) الجواب صحیح بندہ نور الحسن غفرلہٗ فیروزپوری۔

دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام شہر پشاور

(۵۷) المجیب مصیب سیف محمد عفی عنہ پشاوری (۵۸) الحق حق بالاتباع محمد نبیہ پشاوری عفا (۵۹) الجواب صحیح محمد عطاء اللہ عفا عنہ مولاہ پشاوری (۶۰) اصاب من اجاب محمد حسین پشاوری عفی عنہ (۶۱) الجواب حق والحق احق ان یتبع عبدالعزیز پشاوری (۶۲) الجواب صحیح احقر محمد عطا اکبر پشاوری (۶۳) المجیب مصیب فقیر مقصر شاہ کا کاخیل۔

دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام کشمیر

(۶۴) الجواب حق عبدالغفار کشمیری (۶۵) الجواب بالصواب ولقد اصاب المجیب سید عبداللہ شاہ کشمیری (۶۶) الجواب الصواب عبدالصمد بدخشانی (۶۷) الجواب احق بندہ محمد غفرلہ اچینی۔

دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام صوبہ سرحد

(۶۸) الجواب صحیح صالح محمد ڈبروی (۶۹) الجواب صحیح عطا محمد ڈیرہ غازی خان (۷۰) الجواب حق محمد اسحٰق ہزاروی بقلم خود (۷۱) المجیب مصیب عبدالخالق ہزاروی (۷۲) المجیب مصیب نور محمد کالل پوری بقلم خود (۷۳) الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب احقر عبدالرزاق کالل پوری عفی عنہ (۷۴) اصاب من اجاب بندہ غلام حبیب کاملپوری بقلم خود (۷۵) الجواب صحیح محمد امین کیمبلپوری۔

دستخط علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام بلخ و بخارا و ترکستان

(۷۶) الجواب صحیح احقر العباد عبد السلام بلخی (۷۷) عبد الغنی بلخی (۷۸) الجواب صحیح عبد الحمید بخاری (۷۹) الجواب صحیح عبد الرحمٰن بخاری (۸۰) الجواب صحیح نعمت اللہ بخاری (۸۱) الجواب صحیح محمد علی بخاری (۸۲) نور علی بخاری غفر لہ الولی (۸۳) محمود حسن بخاری بقلم خود (۸۴) الجواب الصحیح محمد فاضل ترکستانی (۸۵) الجواب الصحیح عبد اللہ ترکی (۸۶) الجواب الصحیح محمد امین ترکستانی۔

دستخط علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام سندھ

(۸۷) قد اصاب من اجاب عبد المجید سندھی (۸۸) ما حققہ المحقق فہو احق بالقبول والتسلیم محمد موسیٰ سندھی عفی عنہ (۸۹) ہذا ہو الحق والحق ان یعض بالنواجذ عبد العزیز سندھی۔

دستخط علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام دار العلوم دیوبند

(۹۰) جواب مذکور صحیح ہے۔ بلاشبہ اشعار و اقوال مندرجہ سوال ناجائز معاصی اور بعض عقائد کفریہ کو مشتمل ہیں اور بعض میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین ہے جو فسق جلی اور وبال عظیم ہے لیکن کفر سے بچانے کے لئے تاویل ہو سکتی ہے۔ ایسے اشعار و اقوال کا کہنے والا اور پڑھنے والا بلاشبہ فاسق اور سخت گنہگار ہے اور اندیشہ کفر کا ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم کتبہ احقر محمد شفیع غفر لہ خادم دار الافتاء دار العلوم دیوبند۔ ۲۰ صفر ۱۳۵۱ھ مہر

دار الافتاء
مدرسہ دار العلوم
دیوبند

(۹۱) الجواب صحیح محمد رسول خاں عفی عنہ مدرس دار العلوم دیوبند (۹۲) الجواب صواب ظہور احمد غفر لہ مدرس دار العلوم دیوبند (۹۳) اصاب من اجاب السید صبغۃ اللہ الحسنی البختیاری الحیدر آبادی غفر لہ (۹۴) الجواب صواب احقر محمد حشمت اللہ عفا اللہ عنہ وکفاہ و مولاہ لوکھالی (۹۵) اجاب المجیب محمد مراد اللہ غفر لہ (۹۶) الجواب صحیح والمجیب نجیح نمقہ ابو بکر محمد عبد العلیم النصیر آبادی غفر لہ ولمن لہ علیہ حق (۹۷) اصاب فی ما اجاب احقر نور محمد عفی عنہ جھنگوی (۹۸) الجواب صحیح احمد حسن غفر لہ شیر کوٹی (۹۹) الجواب حق صدیق الرحمٰن عفی عنہ (۱۰۰) الجواب حق احقر محمد فاضل عثمانی عفا اللہ عنہ (۱۰۱) الجواب صحیح بندہ عبد الحق

(۱۰۲) الجواب صحیح محمد مقبول حسین پانبولی (۱۰۳) من اجاب فقد اجاد محمد نعمت اللہ غفرلہ غازیپوری (۱۰۴) محمد عبدالغفار جلال پوردھئی (۱۰۵) اصاب من اجاب ثناء اللہ چاندپوری۔

دستخط علماء کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام شہر دہلی

(۱۰۶) الجواب صحیح محمد رفیع عفی عنہ از مدرسہ.... مولانا عبدالرب صاحب دہلی (۱۰۷) الجواب صحیح محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ مولانا عبدالرب صاحب دہلی (۱۰۸) الجواب صحیح محبوب علی غفرلہ (۱۰۹) الجواب صحیح عزیز احمد عفی عنہ (۱۱۰) الجواب صحیح عبدالوہاب بقلم خود (۱۱۱) عزیز الرحمٰن (۱۱۲) الجواب صحیح عبدالتواب غفرلہ رائے بریلی (۱۱۳) الجواب صحیح رفیق احمد عفی عنہ (۱۱۴) عبیداللہ باجوری (۱۱۵) محمد عمر خاں (۱۱۶) عبدالرحمٰن باجوری (۱۱۷) فاضل الرحمٰن (۱۱۸) محمد امین بقلم خود (۱۱۹) عبدالحکیم (۱۲۰) محی الدین (۱۲۱) محمد اکبر (۱۲۲) عبدالغفور بقلم خود (۱۲۳) میر احمد خاں (۱۲۴) محمد ایوب (۱۲۵) قلندر (۱۲۶) محمد آدم آبادی (۱۲۷) جوابش صحیح دلیلش قوی۔ خلافش نباشد بجز کجروی نور احمد بقلم خود (۱۲۸) عبدالخالق غفرلہ (۱۲۹) سعید الحق عفی عنہ (۱۳۰) قمرالدین بقلم خود (۱۳۱) محمد عبیداللہ بقلم خود (۱۳۲) اللہ دیا (۱۳۳) غلام یٰسین (۱۳۴) روشن الدین (۱۳۵) محمد صادق (۱۳۶) غلام رسول (۱۳۷) عبدالحق (۱۳۸) محمد موسیٰ عفی عنہ (۱۳۹) محمد حیدر (۱۴۰) محمد یونس بقلم خود (۱۴۱) الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (۱۴۲) الجواب صحیح انظار حسین عفی عنہ (۱۴۳) الجواب صحیح سکندر دین عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی (۱۴۴) الجواب صحیح حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی (۱۴۵) الجواب صحیح نور الحسن عفی عنہ (۱۴۶) الجواب صحیح محمد میاں مدرسہ حسین بخش دہلی (۱۴۷) الجواب صحیح شفاعت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی (۱۴۸) احمد حسین عفی عنہ (۱۴۹) الجواب صحیح سید اسحاق عفی عنہ (۱۵۰) مقبول احمد (۱۵۱) الجواب صحیح محمد عبدالعزیز غفراللہ لہٗ (۱۵۲) الجواب صحیح سعید احمد (۱۵۳) شرف الدین (۱۵۴) الجواب صحیح محمد ہاشم عفی عنہ (۱۵۵) الجواب صحیح محمد فصیح الدین (۱۵۶) محمد یٰسین (۱۵۷) عبدالجبار

دستخط علماء کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام شہر لکھنؤ و فیض آباد

(۱۵۸) الجواب صحیح حسن احمد لکھنوی (۱۵۹) الجواب صحیح محبوب الحسن لکھنوی (۱۶۰) جواب صحیح

عبدالعلیم بارہ بنکی (۱۶۱) اصاب من اجاب عبدالعزیز فیض آبادی (۱۶۲) المجیب شبیر احمد فیض آبادی

دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام گورکھپور بستی واعظم گڈھ

(۱۶۳) صح جواب واللہ اعلم بالصواب عبدالحنان گورکھپوری (۱۶۴) الجواب صحیح فاروق احمد بستوی (۱۶۵) الجواب واللہ الموفق للصواب عبارات مندرجہ استفتار کا بعض حصہ منجر الی الکفر اور بعض منجر الی الشرک ہی توبہ نہ کرے تو بوجہ ارتداد واجب تعزیر ہے کیونکہ قائل ان الفاظ کا کافر و مشرک ہے۔ فقط خلیل احمد البستوی۔ تجاوز سر بہ عن ذنبہ الخفی والجلی۔ (۱۶۶) الجواب صحیح بشیر احمد اعظم گڈھی (۱۶۷) الجواب صحیح قاضی محمد سلیمان اعظم گڈھی (۱۶۸) لقد اصاب من اجاب العبد افتخار الحق اعظمی غفرلہ (۱۶۹) جواب صحیح ہے احمد علی اعظمی (۱۷۰) ولقد اصاب من اجاب محمد اختر اعظمی عفا اللہ عنہ (۱۷۱) جواب بالکل صحیح اور قابل اتباع ہے۔ محمد محسن غفرلہ بستوی (۱۷۲) الجواب حق عبدالباری اعظم گڈھی (۱۷۳) بندہ حبیب الرحمن اعظمی مئو۔

دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام صوبہ بہار

(۱۷۴) ہذا الجواب صحیح محمد زاہد حسین بہاری (۱۷۵) احقر محمد ادریس بہاری (۱۷۶) الجواب صواب احقر محمود حسن غفرلہ بہاری (۱۷۷) الجواب ہو الحق بندہ محمد مونگیری بہاری بقلم خود (۱۷۸) الجواب صحیح محمد عبدالحق بلیادی۔

دستخط علمار کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام سلہٹ وڈھاکہ

(۱۷۹) الجواب صحیح عبدالواحد سلہٹی (۱۸۰) اصاب من اجاب منظر حسین سلہٹی (۱۸۱) الجواب الصحیح عبدالحی ڈھاکوی (۱۸۲) الجواب صحیح مطلوب حسین ڈھاکوی غفرلہ (۱۸۳) الجواب الصحیح محمد عبدالرحمن ڈھاکوی (۱۸۴) ہذا الجواب صحیح محمد نعیم الدین ڈھاکوی (۱۸۵) الجواب صواب اعظم علی ڈھاکوی (۱۸۶) الجواب حق احقر مصباح الدین غفرلہ ڈھاکوی (۱۸۷) الجواب الصواب احقر ضیار الحق ڈھاکوی (۱۸۸) ہذا الجواب صحیح محمد قدرت اللہ آسامی (۱۸۹) الجواب صحیح محمد صدیق الرحمن عفی عنہ

(۱۹۰) الجواب الصحیح نور احمد عفی عنہ۔

دستخط علماء کرام ومفتیان اعلام ومشائخ عظام گجرات

(۱۹۱) الجواب صحیح بندہ احمد غفرلہٗ مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت ۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ
(۱۹۲) الجواب صحیح خاکسار سراج احمد رشیدی کان اللہ لہٗ مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل ضلع سورت ریاست بڑودہ (۱۹۳) الجواب صحیح اسلام الدین غفرلہ (۱۹۴) الجواب صحیح محمد ابراہیم ڈابھیلی۔ (۱۹۵) لقد اصاب المجیب بندہ عبدالعزیز عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈابھیل (۱۹۶) اصاب المجیب سید محمد ادریس غفرلہٗ مدرس مدرسہ ڈابھیل (۱۹۷) ہذا الجواب ہو الحق محمد یحییٰ صدیقی مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ (۱۹۸) الجواب صواب العبد بدر عالم عفا اللہ عنہ (۱۹۹) الجواب صحیح احقر حبیب اللہ غفرلہٗ (۲۰۰) المجیب مصیب عبدالجبار عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈابھیل (۲۰۱) للہ در المجیب سید احمد رضا، عفا اللہ عنہ ناظم مجلس علمی ومدرس مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (۲۰۲) اگرچہ مراد کسی درجہ تاویل سے درست بھی کی جائے مگر ایہام باطل ضرور ہے جو کہ ظاہری طور سے سبب ضلالت ہو کر ناجائز شرعاً قرار دی جائے گی احتراز واجب ہے واللہ اعلم بندہ عبدالقدیر غفر اللہ لہٗ مدرس مدرسہ اسلامیہ ڈابھیل (۲۰۳) الجواب صواب بلا ارتیاب محمد یامین کان اللہ لہٗ ولوالدیہ مدرس مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (۲۰۴) اگر تاویل کی گنجایش نہ ہو تو اشعار دعائیہ موہم کفر ہیں۔ قائل کا اگر واقعی یہ عقیدہ ہے تو پھر کفر میں کوئی شبہ نہیں مستقلاً کسی مسلمان پر درود پڑھنا سلف صالحین کے مرضیہ کے خلاف ہے۔ محمد ناظم ندوی استاذ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (۲۰۵) الجواب صحیح ولقد اصاب المجیب قاضی غلام حسین عفی عنہ (۲۰۶) الجواب مستقیم احقر عبدالجبار عفی عنہ (۲۰۷) الجواب صحیح احقر مفیض الدین الحمد غفرلہٗ (۲۰۸) الجواب باصواب چونکہ بت دین نے جو اشعار تضمین کئے ہیں اس میں صراحتاً کفر ٹپکتا ہے اور تاویل اس جگہ کی جاتی ہے کہ جس جگہ شاعر کے اعتقاد قبیحہ کا اظہار نہ ہو لہذا میں نے بوقت طلب استفتاء اشعار موصوفہ کا بحوالہ کتب مندرجہ مذکورہ بالا کے مطالعہ کیا جوابوں کو صحیح پایا لہذا کفر میں شک نہیں اور جب ظاہر میں شک نہیں تو باطن میں بدرجہ اولیٰ کفر ہوگا۔ چونکہ جو حرز انہ قبیحہ ان کے جمع ہے وہی باہر نکالتے ہیں لہذا مسلمانوں کو ان کی لغویات سے اجتناب کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ

جملہ مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ عبدالغنی عفی عنہ سیوہاروی (۲۰۹) اصاب المجیب بندہ ابراہیم محمد سالنورودی (۲۱۰) لقد اصاب من اجاب دام من النظرہ فضل اللہ لہ فی وسیع رحمتہ وھوارحم الراحمین الراقم المقر بالذنوب غلام محمد کیمبلپوری المتمکن حالاً فی الداہیل (۲۱۱) اصاب المجیب العبد العاصی نذیر احمد (۲۱۲) مندرجہ اشعار کے متعلق علماء کرام کے جو تصریحات درج کئے گئے وہ حق بجانب ہیں بعض اشعار اگرچہ قائل کی نیت پر موقوف ہیں مگر بعض تو یقیناً الفاظ کفر میں داخل ہیں اور ایسے کفریات میں یہ تاویل بھی جائز نہیں کہ میری مراد یہ تھی کہ ایسے کفریات و محتمل کفر الفاظ عوام میں شائع کرنا ضَلُّوا واضلوا کے مصداق بن کر بدترین جرم کا ارتکاب کرنا ہی مسلمانوں کو ان سے احتراز لازم ہے فقط بندہ محمد حنیف افریقی غفرلہٗ جامعہ حسینیہ راندیر (۲۱۳) کتاب نغمۃ الروح کے وہ اقوال جو نمونتہً درج استفتا ہیں۔ واقعی واما الذین فی قلوبھم زیغٌ والوں کی طرف سے مسلمانوں کے بے علم طبقہ کی ضلالت و گمراہی کے لئے اس میں کافی مواد جمع کئے گئے ہیں۔ جب نصوص کے متعلق مشائخ یہ تصریح فرما چکے ہیں کہ ان کو ان کے ظاہری معنوں میں استعمال کرنا چاہیئے تو کوئی وجہ نہیں کہ نغمۃ الروح کے الفاظ بعیدہ اور رکیکہ تاویلات کی خاطر معروف عن الظاہر قرار دیئے جائیں۔ خصوصاً جبکہ ظاہری معانی کے لئے قرائن بھی ساتھ موجود ہوں مثلاً احمد رضا خاں کو مخاطب بنا کر (نعوذ باللہ) تیری عبدیت سے منہ اجالا ہوگیا۔

میری حالت آپ پر سب ہے عیاں، اور احمد رضا خاں واقعی آپ سے چھپا ہی کیا ہے

لہٰذا مدد کیجئے۔

چونکہ مقام مناجات و دعا کا ہے۔ اس لئے مطلب صاف ہے۔ کہ اے وہ معبود احمد رضا خاں کہ تیری بندگی سے مخلوق کے چہرے منور ہو جاتے ہیں، اور اے عالم السر والاخفی (والخفی) جو تیری ہمہ گیر غیب دانی سے میری حالت کیا بلکہ کوئی ہستی پوشیدہ نہیں (مدد فرما کیونکہ مقام ہے مناجات کا) اب ان دو اشعار کے مضمون کو تھوڑی دیر کے لئے ذہن میں رکھکر۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد و تعلیم کی طرف غور کیجئے جو اپنے مقدس کلام کی پہلی سورت میں مومنین کی ہدایت کے لئے ارشاد ہوا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِین ہ یعنی یا اللہ خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھی سے مدد و اعانت مانگتے ہیں۔ کیا نغمۃ الروح کا قول و تعلیم خداوند جل و علیٰ کے قول و تعلیم سے

ٹھیک مقابل و مخالف نہیں؟

اسی طرح۔ تیرا اور سب کا خدا احمد رضا۔ اگر جملہ تامہ ہو جیسا ظاہر میں نظر آرہا ہے تو پھر اس کا کلمۂ کفر ہونے میں کیا شک ہے؟ اسی طرح دوسری لغویات وخرافات کو قیاس کیجئے۔ باوجود اس کے بھی اس کا قائل اگر تاویلات بعیدہ اور رکیکہ پر تشبث کرتے ہوئے کفر اور ارتداد سے محفوظ رہنے کے لئے استدلال پیش کرتا ہو تو اگرچہ فتویٰ کفر نہیں لگایا جائیگا۔ مگر پھر بھی اس قسم کے موہم کفر الفاظ کی اشاعت وتبلیغ بدترین جرم اور سخت گناہ ہے جس سے قائل کو توبہ لازم ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ یہ اور اس قسم کی کتاب نہ پڑھیں اور نہ پاس رکھیں بلکہ جہاں ملے اسے ضائع کر دیں۔ حق تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو جادۂ مستقیم پر قائم رکھے اور ہم سب کو اس پاکیزہ دین اور تعلیم کا پابند بنائے جس کی پابندی سے اللہ کی خوشنودی اور ابدی عیش وآرام نصیب ہوتا ہے اور مصنف نغمۃ الروح اور اس کے ہمخیالوں کو نیک ہدایت دے آمین فقط محمود حسن الاجمیری عفراللہ لہٗ مفتی و مدرس جامعہ حسینیہ محمدیہ اسلامیہ راندیر سورت (۲۱۴) نعم الجواب محمد ابراہیم عفرلہٗ شیخ الجامعہ الحسینیہ راندیر ضلع سورت (۲۱۵) الجواب صحیح ظہور الحسن مدرس جامعہ حسینیہ (۲۱۶) الجواب صحیح بندہ سید شرف الدین غفرلہٗ مدرس مدرسہ جامعہ حسینیہ محمدیہ راندیر (۲۱۷) الجواب صحیح احقر محمد حبیب اللہ مدرس جامعہ حسینیہ (۲۱۸) اصاب فی ما اجاب احقر اسد اللہ پالوی عفرلہٗ الولی جامعہ حسینیہ (۲۱۹) قد اصاب فیما اجاب بندہ سلیمان بن محمد کاپودری (۲۲۰) الجواب صحیح احقر سلیمان اسمٰعیل پٹیل جامعہ حسینیہ (۲۲۱) من اجاب فقد اصاب بندہ موسیٰ داؤد کوساڑی جامعہ حسینیہ راندیر (۲۲۲) ذالک کذالک وانا علی ذالک بندہ احمد آدم ثبات دیلوادی (۲۲۳) قد اصاب من اجاب اسمٰعیل گورا راندیری جامعہ حسینیہ (۲۲۴) الفاظ منقولہ گو متحمل تاویل ضعیفہ ہوں لیکن چونکہ باعتبار ظاہر موجب کفر اور مثبت ردۃ و مزیل ایمان اور بعض اسارۃ ادب ہیں۔ لہذا قائل کو تجدید نکاح اور توبہ و استغفار کا حکم کیا جائے وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبہ وتجدید النکاح اھ در المختار صفحہ ۴۱۴ کتبہ سید عبدالرحیم عفرلہٗ لاجپوری امام مسجد کلاں راندیر ۱۸ جولائی ۱۹۳۴ء (۲۲۵) اس قسم کے اشعار وعبارات جو موہم کفر وسوء ادب ہوں ان سے اہل اسلام کو پرہیز ضروری ہے خصوصاً اہل علم کو بندہ نور احمد عفرلہٗ جامعہ حسینیہ مدرسہ محمدیہ عربیہ راندیر ضلع سورت (۲۲۶) الجواب صحیح خواجہ احمد بھڑو

دستخط علماء کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام بنگال،

(۲۲۷) لقد اصاب المجیب محمد شمس الحق عفاء اللہ عنہ (۲۲۸) الجواب ھو الصواب احقر
شمس الدین کمرلائی غفرلہ (۲۲۹) الجواب صحیح احقر تاج الاسلام (۲۳۰) الجواب صواب مرضی الرحمٰن
عثمانی غفرلہ (۲۳۱) اصاب من اجاب احقر محمد سلیمان نواکھالوی (۲۳۲) الجواب صحیح احقر
محمد سعادت حسین نواکھالوی (۲۳۳) ان کان کذالک فکما قال المجیب محمد عرفان علی کچھاڑی عفی عنہ
۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ (۲۳۴) لاشک ان المجیب لقد اصاب بندہ محمد اسمٰعیل اکلیری عفا اللہ عنہ
(۲۳۵) احتیاط کے لئے قائل کو کافر کہنے میں اگرچہ جلدی نہ (نہیں) کرتا ہوں لیکن ان کا کلام میں
(ان کے کلام میں) ایھام الی الکفر ضرور ہے واللہ تعالیٰ اعلم راقم جریم بندہ عبد الرحمٰن عفی عنہ
چاٹگامی ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ (۲۳۶) الجواب حق نور محمد احمد عفا اللہ عنہ چاٹگامی الساہکا فوی
(۲۳۷) الجواب صواب محمد مجیب الحق نواکھالوی (۲۳۸) اصاب المجیب العبد العاصی نذیر احمد
(۲۳۹) الجواب الصواب ولقد اصاب المجیب انشاء اللہ تعالیٰ محمد سعید اللہ عفی عنہ نواکھالوی
(۲۴۰) الجواب صواب صحیح حق احقر العباد محمد عبد الحکیم نواکھالوی (۲۴۱) الجواب الصواب احقر
علی احمد کمرلائی (۲۴۲) الجواب صواب محمد سعید اوی عفی عنہ (۲۴۳) عبد الرحمٰن (۲۴۴) الجواب صحیح اب
محمد عبد الغنی نواکھالوی (۲۴۵) الجواب الحق والحق ان یتبع محمد دلاور حسن غفرلہ کمرلائی (۲۴۶) الجواب
صحیح العبد محمد عفا عنہ لمن رباہ (۲۴۷) الجواب صحیح عبد الخالق کمرلائی (۲۴۸) الجواب الحق قمر الزمان میمن سنگی
(۲۴۹) لقد اجاد من اجاب محمد محبت علی باریسالی غفرلہ (۲۵۰) الذی کتبہ المفتی الاعظم صحیح محمد نواز خاں
نواکھالوی عفی عنہ (۲۵۱) الجواب حق فضل الکریم چاٹگامی (۲۵۲) الجواب صحیح بندہ عبد الکریم کمرلائی
(۲۵۳) الجواب صحیح۔ محمد شجاعت اللہ نواکھالوی (۲۵۴) الجواب صحیح محمد نادر علی بریسالی (۲۵۵) الجواب
صحیح۔ محمد سلامت اللہ چاٹگامی (۲۵۸) الجواب صحیح۔ محمد نور الہدیٰ میمن سنگی (۲۵۹) الجواب صحیح محمد عبد القدیر
عفی عنہ چاٹگامی (۲۶۰) من اجاب فقد اصاب مظفر احمد نواکھالی (۲۶۱) ہذا الجواب صحیح۔ محمد طفیل احمد چاٹگامی
(۲۶۲) الجواب صحیح محمد سکندر علی نواکھالی (۲۶۳) الجواب صحیح محمد سعید نواکھالی (۲۶۴) الجواب جواب
محمد نجم الدین میمن سنگی (۲۶۵) الجواب صحیح فضل الرحمٰن کمرلائی (۲۶۶) الجواب جواب عبد الباری میمن سنگی

(۲۶۷) الجواب صواب محمد عبد القادر کمرلائی (۲۶۸) محمد کرامت علی ہمین سنگی (۲۶۹) الجواب حق احقر محمد شفیع
ارکانی (۲۷۰) الجواب صواب احقر عبد القادر ارکانی (۲۷۱) الجواب صواب بندہ۔ محمد عبید اللہ لواکھالی
(۲۷۲) الجواب صواب عبد الرحیم ارکانی عفرلہٗ (۲۷۳) الجواب صحیح احقر بشیر احمد ارکانی (۲۷۴) المجیب
مصیب بندہ عبد الرحیم عفرلہٗ ہمین سنگی (۲۷۵) من اجاب فقد اصاب بندہ صدیق احمد عفی عنہ
چاٹگامی (۲۷۶) من اجاب فقد اصاب بندہ منیر اللہ عفی عنہ ارکانی (۲۷۷) الجواب صحیح بندہ
حبیب الرحمن عفرلہٗ ارکانی (۲۷۸) الجواب صحیح احقر۔ محمد مقبول السبحان عفرلہٗ ارکانی (۲۷۹) الجواب
صحیح۔ عبد المجید لواکھالوی (۲۸۰) الجواب صواب فیض اللہ عفی عنہ از مدرسہ معین الاسلام ہاٹہزاری
(۲۸۲) المجیب مصیب عبد الوہاب عفی عنہ از مدرسہ ہاٹہزاری (۲۸۲) الجواب صحیح بندہ صدیق احمد
عفی عنہ مدرس مدرسہ ہاٹہزاری (۲۸۳) ولقد تبین الصبح الذی عینین ولا یختلف اثنان فی صحۃ حکمہ
العبد الاحقر۔ محمد یعقوب عفا اللہ عنہ ۸ ۲/۱۳۵۳ھ (۲۸۴) الجواب صحیح احقر عزیز اللہ عفی عنہ لواکھالوی۔
(۲۸۵) الجواب حق احقر اصحاب الدین عفی عنہ (۲۸۶) المجیب مصیب احقر محمد ولی اللہ عفا اللہ عنہ
لواکھالوی (۲۸۷) الجواب صواب محمد یعقوب عفی عنہ (۲۸۸) الجواب صواب احقر۔ محمد عبد الغنی عفی عنہ
(۲۸۹) الجواب حق احقر محمد مفیض اللہ عفی عنہ لواکھالوی (۲۹۰) الجواب صحیح احقر۔ علی احمد عفی عنہ کمرلائی
(۲۹۱) مضامین بعض اشعار موہم کفر ست احتراز ازاں واجب حررہ احقر۔ محمد مصطفی خاں ارکانی (۲۹۲)
الجواب صحیح خلیل الرحمن مدرس مدرسہ معین الاسلام (۲۹۳) الجواب صحیح احقر محمد ذاکر عفی عنہ (۲۹۴)
الجواب صحیح۔ احقر محمد عبد الغفور غفرلہٗ (۲۹۵) جواب درست ست فدوی محمد الیاس خاں چاندپوری
ضلع پٹرہ (۲۹۶) الجواب حق فدوی مفیض الرحمن غفرلہٗ (۲۹۶) جواب با صواب ست۔ محمد ابراہیم غفرلہٗ
مدرس مدرسہ ہاٹہزاری (۲۹۸) الجواب صواب نذیر احمد غفرلہٗ (۲۹۹) رایت الجواب فنعم الجواب
اجاب المجیب کما فی الکتاب احقر مفیض الحق عفی عنہ لواکھالوی (۳۰۰) الجواب اقرب الی الصواب
وابعد من الارتیاب فللہ در المجیب۔ احقر العباد نور احمد عفی عنہ۔ از مدرسہ نصیر الاسلام ناظرہاٹ چاٹگام
(۳۰۱) الجواب حق بندہ۔ مفیض الرحمن ہمین سنگی (۳۰۲) الجواب صحیح طفیل احمد عفی عنہ (۳۰۳) الجواب حق
فدوی عبد الحمید بریسالی (۳۰۴) الجواب حق بندہ محمد اسحق عفا اللہ عنہ (۳۰۵) الجواب حق بندہ
محمد برہان الدین عفا اللہ عنہ لواکھالوی (۳۰۶) اصاب فیما اجاب بندہ عبد الکریم عفی عنہ لواکھالوی

(۳۰۷) الجواب حق والحق احق ان یتبع۔ بندہ سراج الحق عفا اللہ عنہ (۳۰۸) الجواب صحیح احقر محمد امین اللہ عفی عنہ۔ از مدرسہ معین الاسلام ہاٹ ہزاری ضلع چاٹگام (۳۰۹) الجواب صحیح بندہ سلطان احمد عفی عنہ (۳۱۰) الجواب صحیح بندہ محمد الطاف علی کمرلائی (۳۱۱) الجواب الصحیح محمد یحییٰ چاٹگامی (۳۱۲) الجواب حق مفضل احمد عفی عنہ (۳۱۳) اصاب من اجاب محمد مصطفےٰ (۳۱۴) اصاب فیما اجاب ولا قیل فیما ل والحق من یتبع محمد امداد اللہ عفی عنہ (۳۱۵) جواب صواب ست۔ زین العابدین ارکانی (۳۱۶) المجیب مصیب احقر محمد یعقوب عفا اللہ عنہ (۳۱۷) الجواب حق والحق احق ان یتبع۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ (۳۱۸) الجواب صحیح احقر عبد الجلیل عفی عنہ (۳۱۹) الجواب صحیح الاعتراض علیہ۔ محمد عبد الرحیم سیمن سنگی (۳۲۰) الجواب صحیح عبد الحمید عفا اللہ عنہ۔

دستخط علماء کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام صوبہ ما

(۳۲۱) علاوہ بریں ان کے عقائد فاسدات اکثر ایسے ہیں جن کے معتقدوں سے ایمان کوسوں دور بھاگتا ہے۔ مثلاً احمد رضا خان صاحب بریلوی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان و تعریف میں لکھتے ہیں ؎

بنا لیتا ہے سلطاں آپ سا جس پر عنایت ہو	خدا سے کم نہیں عز و جلال اس دین کے سلطاں کا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب	یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

شعر اول میں حضرت شیخ کا عز و جلال خدا سے کم نہ ہونا اس دلیل سے ظاہر کیا گیا ہو کہ بادشاہ کی عنایت جس پر ہوتی ہے اس کو بادشاہ مثل اپنے بنا لیتا ہے لیکن اول تو دنیاوی بادشاہوں کے متعلق بھی یہ کلمہ صحیح نہیں ہے۔ بادشاہوں کی عنایتیں اپنے مقربوں پر ضرور ہوتی ہیں مگر اپنی برابر وہ کسی کو بادشاہ نہیں بناتے۔ اور علم کلام و عقائد کی رو سے تو یہ امر قطعاً محقق ہو چکا ہے کہ ذات باری تعالیٰ اس قادر مطلق کے احاطۂ قدرت سے باہر ہیں اور اسی لئے خداوند تعالیٰ کو اپنے مثل ایجاد پر قادر نہیں مانا جاتا۔ لہذا یہ دلیل لغو قرار دیئے جانے کے بعد یہ مضمون رہ جاتا ہے کہ العیاذ باللہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ خداوند تعالیٰ کے ہمسر اور مثل ہیں اور یہ صریحاً شرک ہے اور اس صورت میں شعر کا بانی و الا یقیناً مشرک اور خارج از اسلام سمجھے جانے کے قابل ہے۔

شعر دوم میں لفظ مالک خدا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس صورت میں شعر کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہوا کہ حضرت شیخ محبوب الٰہی ہیں اور محبوب و محب میں کوئی فرق نہیں ہوا لہذا حضرت شیخ بھی عیاذاً باللہ خدا ہوئے اور ہیں تو خواہ کچھ ہی ہوں ان کو خدا ہی کہوں گا۔ اس اصرار علی الشرک کی وجہ سے بھی خان بریلوی اسی فتوے کے مستوجب ہیں جو شعر اول کے متعلق دیا جاچکا ہے اور کسی تاویل سے یہ حکم بدل نہیں سکتا اس لئے کہ الفاظ بالکل صاف ہیں۔ کوئی تاویل کرنا بھی چاہے تو کیا کر سکتا ہے۔ فقط مفضل الرحمٰن غفرلہ (۳۲۲) الجواب صحیح عبد المجید عفرلہ (۳۲۳) الجواب صواب محمد یعقوب غفرلہ (۳۲۴) الجواب صحیح ظفر احمد عفا عنہ ناظم راندیریہ مدرسہ ۳ ربیع ۱۳۵۲ھ (۳۲۵) الجواب صحیح آل احمد غفرلہ (۳۲۶) کذالک الجواب ابراہیم غفرلہ (۳۲۷) الجواب صحیح عبد الخالق عفی عنہ (۳۲۸) جواب مذکورہ بالا عدالت شرع شریف صدر ریاست اسلام ٹونک کا نہایت صحیح ہے اس کے علاوہ خاں صاحب بریلوی کا مذہب بھی اہلسنت والجماعت سے علیحدہ ہے جس کی پابندی کے لئے وصیت فرماتے ہیں۔ وصایا شریف صفحہ ۱۰ ملاحظہ ہو،، رضا حسین اور حسنین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اللہ توفیق دے۔ یہ ہے رضا خانیت کی حقیقت۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رضا خانیوں کے مکر و فریب سے بچائے اور راہ مستقیم پر چلائے آمین۔ کتبہ نذیر احمد عفی عنہ چاٹگامی (۳۲۹) الجواب صحیح محمد احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ منظر الاسلام کمبایٹ (۳۳۰) الجواب صحیح محمد رحمت اللہ عفی عنہ مبلغ جمعیۃ العلماء صوبہ برما ۱۹ اگست سنہ ۱۹۳۴ء (۳۳۱) واقعی ان قائلین کا کفر و ارتداد اور ان کی بے ایمانی اظہر من الشمس ہے۔ محمد بشیر اللہ رنگونی (۳۳۲) المجیب مصیب نور احمد رنگونی (۳۳۳) جواب بالکل صحیح اور قابل اتباع ہے بندہ حسین رنگونی (۳۳۴) جواب صواب ہے۔ محمد صالح عفی عنہ مبلغ اسلام جمعیۃ العلماء برہما (۳۳۵) الجواب حق شبیر احمد دیوبندی (۳۳۶) الجواب صحیح محمد منظر غفرلہ (۳۳۷) الجواب حق احقر الزماں محمد احمد الرحمٰن غفرلہ اللہ السبحان بمورخہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء (۳۳۸) الجواب صواب راقم آثم محمد ابراہیم عفی عنہ (۳۳۹) المجیب مصیب نمقہ احقر اختر الزماں عفی عنہ ۱۱ ۹/۳۴ ء (۳۴۰) لا عوج فیہ فدوی محمد روح الامین عفی عنہ۔

ضمیمہ

تازیانہ عبرت و رجوع الی الحق

خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کا اظہار تاسف و توبہ۔ علماء دیوبند کو کافر کہنا شرعاً ناجائز ہے

الحمد للہ نحمدہ ونستغفرہ ونتوب الیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہٗ فلا ھادی لہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا وحبیبنا وشفیعنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلیٰ الہ واصحابہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین ط

امابعد، چند روز پیشتر ایک اشتہار بعنوان "بمبئی کے مقتدر و مشاہیر علماء کرام اہل سنت دامت برکاتہم کا متفق علیہ فرمان ...... واجب الاذعان" مسلمانان اہلسنت بھوساری محلہ بمبئی نمبر ۳ کی جانب سے شائع ہوا تھا۔ اسی اعلان پر دستخط کنندگان میں سے ایک (احقر العباد غلام محمد خطیب) بھی تھا لہٰذا میں اس مضمون کے ذریعہ جمیع مسلمانان بمبئی کی خدمت میں بحضور قلب و بصدق لسان اعلان کرتا ہوں کہ فرمان موصوف پر دستخط کرنے سے پیشتر میں نے ان تصانیف میں سے جنکا حوالہ اشتہار مذکور میں دیا گیا ہے کسی ایک کا بھی مطالعہ نہیں کیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ان کے اسماء سے بھی ناواقف تھا۔ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ یا اعلیٰ سے اعلیٰ تصنیف پر اسے بغیر دیکھے بغیر پڑھے بے سمجھے بوجھے اس کی موافقت یا مخالفت میں حکم دینا یا اس کے متعلق دوسروں کے دیئے ہوئے فیصلہ کی تصدیق میں دستخط کرنا ایک ایسی غلطی ہے جس کا کسی ذی علم و فہم سے تو درکنار ایک عامی سے بھی اسکا وقوع بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں اس غلطی کا مرتکب ہوا۔ فلاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

فرمان موصوف پر میرے دستخط کی وقعت و اہمیت میرے اس اعتراف خطا کے بعد کیا ہوسکتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے کسی شخص کی تقریر یا تحریر پر غائبانہ بلا تحقیق و بغیر مطالعہ کرنے اور سمجھنے کے کسی قسم کا حکم لگانا یا تصدیق کرنا جیسا کہ میں نے فرمان موصوف میں حوالہ دیئے گئے فتویٰ اور رسائل کے متعلق پیش کردہ فیصلوں کی تصدیق میں دستخط کرنے میں کیا ہے۔ ایک اصولی غلطی ہے جس کے

اعتراف کرنے میں میری غرض یہ ہے کہ (۱) میں جمیع مسلمانان بمبئی کو اعلان کردوں کہ فرمان
موصوف پر میرا کیا ہوا اپنا دستخط بالکل مہمل بیکار اور بے وقت ہے (۲) برادران ملت وخواص وعام
مسلمین کی خدمت میں باادب التماس کرتا ہوں کہ آپ میں سے جس کسی نے میری طرح کسی
شخص کے متعلق اس قسم کی خطا کا ارتکاب کیا ہو وہ بھی میری طرح اپنی خطا کا اعتراف کرلے کہ
اعتراف جرم ورجوع الی الحق شیوۂ مسلم ہے (۳) یہ تحریر آئندہ مجھ جیسے ہر غافل کے لئے تازیانۂ عبرت
ہو تاکہ وہ اس طرح عجلت وپیشقدمی سے کام لے کر اپنے آپ کو ندامت وپشیمانی میں نہ ڈالے۔

من نہ کردم شما حذر بکنید

اس اصولی غلطی کا احساس ہوتے ہی میں بہت ہی نادم وپریشان ہوا اس کے بعد خلاصۂ
فتاوی مبارکہ حسام الحرمین مسمی بہ فوائد فتوی کا خلاصہ ودیگر علماء اہلسنت ہند وتصدیق حسام الحرمین کو
جواز اول تا آخر الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ میں جمع ہیں بغور مطالعہ کیا فتاوی موصوفہ
میں علماء دیوبند کی جن عبارتوں پر کفر وارتداد کے فتوے دیئے گئے ہیں وہ عبارتیں چونکہ ان کی تصانیف
کے مختلف مقامات سے لی گئی ہیں اور بلا ربط ماقبل ومابعد بغیر سیاق وسباق کے نقل کی گئی ہیں۔
اس لئے بغرض تحقیق ان کتابوں کی اصل عبارتوں کو مسلسل پڑھا پھر اس رسالہ کا بھی مطالعہ کیا جو عربی
میں المہند علی المفند والتصدیقات لدفع التلبیسات کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور جس کے اردو
ترجمہ کا حصہ مسمی بہ عقائد علمائے دیوبند اور علمائے حرمین کی تصدیقات مع فوائد مفیدہ اردو میں بھی
چھپ چکا ہے ان تمام کو بغور دیکھا۔
متذکرہ بالا فتاوی کتب ورسائل کو پڑھنے اور بقدر استطاعت واستعداد فہم وادراک جو مجھے
اللہ جل شانہ کی طرف سے مقسوم ہے حتی الامکان بخلوص دل امانت ودیانتداری سے مطالعہ
کرنے کے بعد میں جن نتائج پر پہنچا وہ ہدیۂ ناظرین ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (۱) حضرت
مولانا رشید احمد صاحب (گنگوہی) قدس سرہ العزیز ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے کہ ''اللہ واحد
قدوس جل جلالہ معاذ اللہ جھوٹا ہے'' بلکہ خود حضرت موصوف ایسا عقیدہ رکھنے والے کو اسی طرح
کافر ومرتد سمجھتے تھے جس طرح ہر کلمہ گو سمجھتا ہے (۲) حضرت مولانا خلیل احمد صاحب (انبیٹھوی) رحمۃ اللہ
علیہ کا ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا کہ ''ابلیس ملعون اور ملک الموت علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو معاذ اللہ

حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وسیع علم ہے" بلکہ آپ ایسے شخص کو جو
شیطان علیہ اللعن یا کسی مخلوق کو جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عالم قرار دیتا ہے
اسی طرح کافر و مرتد وملعون جانتے تھے جس طرح امت محمدیہ کا ہر فرد جانتا ہے (۳) حضرت مولانا
مولوی شاہ اشرف علی صاحب (تھانوی) مدظلہ کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ حضور اعلم الخلق صلی اللہ علیہ
وسلم کو ان کے پیارے رب تبارک تعالیٰ نے غیبوں کا جو علم بخشا اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں
ایسا علم غیب تو بچوں پاگلوں سب جانوروں تمام چارپایوں کو حاصل ہے" بلکہ آپ کا عقیدہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل المخلوقات فی جمیع کمالات العلمیہ والعملیہ ہونے کے باب
میں یہ ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (۴) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (نانوتوی)
قدس سرہ العزیز کا حاشا وکلا یہ عقیدہ نہ تھا کہ "حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جدید
نبی کا پیدا ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں یعنی حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی
پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں" بلکہ آپ نے اپنی دقت سے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں ثابت کیا
ہے کہ سرورِ عالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسے باعتبار زمانہ خاتم النبیین ہیں اسی طرح بالذات
بھی خاتم النبیین ہیں۔

اسی سلسلہ میں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقتدیٰ علماء وارث الانبیا والمرسلین حضرت
مولانا شاہ کرامت علی صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب مفتاح الجنہ) کی وہ عبارت
بھی نظر سے گذری جس میں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سنی حنفی ہیں (ملاحظہ ہو کتاب ذخیرہ کرامات مصنفہ مولانا شاہ کرامت علی
جونپوری صفحہ ۲۲۹ تا صفحہ ۲۳۰) نیز اعلیحضرت مرشد العرب والعجم مولانا المحترم الحاج حافظ امداد اللہ شاہ
چشتی الفاروقی مہاجر مکی قدس سرہٗ العزیز کے والا نامہ کی نقل بھی دیکھی جس میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ
علیہ ۱۳۱۰ھ میں مکہ معظمہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ فقیر کی جانب سے مشتہر کرا دو کہ مولوی رشید احمد صاحب
(گنگوہی) عالم ربانی و فاضل حقانی ہیں سلف صالحین کے نمونہ ہیں جامع بین الشریعۃ والطریقہ ہیں
میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو برا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے میرے دو بازو ہیں
ایک مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم (نانوتوی) دوسرے مولوی رشید احمد صاحب (گنگوہی)

ایک جو باقی ہے اسے بھی نظر لگاتے ہیں میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے میں بھی برے کو برا سمجھتا ہوں جو مولوی صاحب کا امور دینیہ میں مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے اور خدا اور رسول صلعم کا مخالف ہے الخ (الشہاب الثاقب) نیز حضرت مولانا شاہ تجمل حسین صاحب بہاری خلیفہ حضرت قبلۂ عالم مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادیؒ اپنی کتاب کمالات رحمانی پر صفحہ ۱۲۳ پر لکھتے ہیں "اب بیعت کا جو عزم ہوا کہ مجھکو عقیدت وغلامی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (نانوتوی) سے بھی آپ (یعنی حضرت مولانا فضل الرحمنؒ) کو کشف سے معلوم ہوا کہ آپنے حضرت مولانا یعنی (مولانا محمد قاسم) کی تعریف کی کہ اس کم سنی میں ان کو ولایت ہو گئی اور مولانا رشید احمد صاحب (گنگوہی) قدس سرہ العزیز کی بھی تعریف کی کہ ان کے قلب میں ایک نور الٰہی ہے جس کو ولایت کہتے ہیں حضرت مولانا مونگیری (یعنی حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مولانا گنج مرادآبادی) نے بھی اسی روایت کی تصدیق کی ہے۔"

آخر میں مشائخ وعلماء کرام کی شان میں کی ہوئی افسوسناک غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے فتویٰ کفر وارتداد وغیرہ جو اس بنیادی خطا کا نتیجہ تھے۔ ان پر خدائے غفور رحیم کی بارگاہ میں کی ہوئی توبہ کا اعلان کرتا ہوں اور آیۃ قرآنی انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیھم وکان اللہ علیماً حکیماً ط یعنی توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ تو انہی کی ہے جو جہالت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں سو ایسوں پر تو خدائے تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں اور حکمت والے ہیں، کے صدقے اور رجوع الی الحق کے وسیلہ سے اللہ جل شانہ کے لطف وکرم وعفو ومغفرت کی امید رکھتا ہوں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز ط

اعتراف خطا وتوبہ ما ترتب علیہ کے اس اعلان کو رجوع الی الحق والصواب کے اس اسوہ حسنہ کو اور درس عبرت کے اس صحیفہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم ط یعنی اے ہمارے پروردگار عالم ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہماری دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے۔ اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق ورحیم ہیں۔ الراجی الی عفوہ الکریم

غلام محمد خطیب جامع مسجد بمبئی ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

(از اخبار عقاب ہلال جدید بمبئی مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۵ء

خطیب صاحب جامع مسجد بمبئی کا دوسرا اعلان

بعض ضدی اور ناحق کوش حضرات میرا تو یہ نامہ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۵ء دیکھکر مجھکو وہابی وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور میرے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ بتلاتے ہیں۔ اس لئے میری طرف سے اعلان ہے کہ میں سچا اور پکا سنی شافعی مذہب ہوں۔ جامع مسجد بمبئی کا امام وہابی نہیں کہا جاتا۔ غلام محمد خطیب (امام) جامع مسجد بمبئی ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء۔

حضرات! جامع مسجد بمبئی کے مشہور اور مقتدر عالم باعمل امام کا اعلان آپ کے سامنے موجود ہے۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے دنیادار کٹھ ملا مصنوعی پیر بدعتی گدی نشین چیلوں نے کتنی زبردست سازش رضا خانی مذہب کے پردے میں علماء حقانی دیوبندی کو بدنام کرنے کے لئے بنا رکھی ہے جس میں عام ان پڑھ مسلمان تو درکنار بعض مقتدر عالم بھی پھنس جاتے ہیں اگر اللہ کی کرم سے امام ممدوح الصدر کو فہم سلیم کی توفیق عطا نہ ہوتی تو وہ معصیت اعظیم میں مبتلا رہ کر عذاب الٰہی کے مستحق ہوتے بعض ناواقف یہ سوال کر سکتے ہیں کہ آخر رضا خانی علمائے حقانی دیوبند کو بدنام کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ رضا خانی پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ شیخ سدو کا گلگلا زین خاں کا بکرا چٹا پٹ بی بی کی سپیاری۔ ہل ہل بی بی کی کھیر۔ خواجہ خضر کا بیڑہ۔ سلطان شہید کا مرغ سید احمد کبیر کی گائے۔ شاہ مدار کا مالیدہ۔ سہاگ بوا کا دودھ اور خرما۔ اچھنتی بی بی کا روزہ۔ بڑی بوا کا سفید مرغ۔ پیر دستہ کا روزہ اور ریٹی بالے میاں اور ہٹیلے پیر کا سیاہ مرغ چہلتن میاں کی زنجیر۔ گاگر شریف صندل شریف۔ جھنجھرا شریف۔ پیر جلال شاہ کا سرخ مرغ۔ دھمالی فقیر کی لکڑی۔ توپ شاہ کا بکرا۔ مولیٰ مشکل کشا کا کونڈہ۔ مسجد کا طاق بھرنا۔ بڑے صاحب اور چھوٹے صاحب کا اوگرہ۔ شگونی پیر کا بل پالو وغیرہ اور ہر قسم کا چڑھاوا اور طرح طرح کی رسومات بد کو جائز اور کمائی کا بہتر اور آسان ذریعہ سمجھتے ہیں اور علماء حقانی دیوبندی ان رسومات بد کو شرک و گمراہی و بدعت اور کمائی کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ ہے سبب نااتفاقی۔ بھلا شرک اور توحید ایک ساتھ کیسے جمع ہو سکتی ہے؟ بدعملی

اور نیک عملی میں یارانہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اندھیرا اور روشنی میں برابری کبھی ہوئی ہے؟ ایک مسلم کی زندگی کو ان سب باتوں سے کیا تعلق؟ اب دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو رضاخانیوں سے کیسے بچنا چاہیئے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ مذکورہ بالا گندے عقیدے اور رسومات بد میں جن لوگوں کو مبتلا دیکھیں رضاخانی سمجھکر ان سے صاف علیحدہ ہو جائیں۔ ان کے اعتراض سن کر خاموش نہ ہو جائیں بلکہ علماء حقانی دیوبندی کی تالیفات و تصنیفات سے تشفی بخش دلیل طلب کریں اپنی کتابوں سے بذریعہ اپنے علماء کے تحقیق کریں۔ رضاخانیوں کے کٹھ ملا اور مصنوعی نقلی پیر اگر بظاہر مناظرہ پر آمادگی ظاہر کریں تو ان سے ان کی سچائی کے ثبوت میں حفظ امن عامہ (بذریعہ پولیس کمشنر) کی تحریری ضمانت و مچلکہ اور ان کی جماعت کے مسلمہ ذمہ دار لیڈر سے حلفیہ اقرار تحریری پہلے لے لیں۔ پھر اپنے علماء حقانی کو خبر دیں اگر ان دونوں ابتدائی شرطوں سے وہ گریز کریں تو عوذ کے ساتھ تین بار ان پر لاحول پڑھ دیں۔

پیام بنام گمراہان اسلام

او گرفتار جہالت او پرستارِ شکم راہِ سنت پر نہیں پڑتا ترا کوئی قدم	یاد رکھ تو نے اٹھا رکھا ہے بدعت کا علم تو نے قبروں کے بنا رکھے ہیں کچھ خاکی صنم

الاماں کتنا بڑا تو خادع و مکار ہے
ہر نفس تیرا تصنع کا امانت دار ہے

دیکھنا اس طائفہ کی فتنہ کوشی دیکھنا حق سے اس کی مجرمانہ چشم پوشی دیکھنا	زر کشی کے واسطے ایماں فروشی دیکھنا اور پھر باطل کی خاطر گرم جوشی دیکھنا

کیا تجھے غیرت نہیں آتی ہے اے مرد حقیر
لعنتیں برسا رہا ہے تجھ پہ جو تیرا ضمیر

کیا یہی تیرے قدم اٹھتے ہیں منزل کیطرف یہ تو رجحان ذہن ہو سم قاتل کی طرف	ہاتھ پھیلائے ہیں تو نے خود ہی سائل کیطرف سر جھکا رکھا ہے معبودان باطل کیطرف

جب طریق اتباع حق تجھے آتا نہیں

دعویٰ اسلام تیرے منہ سے کچھ بھاتا نہیں

الاماں بدعت پرستی کا اجل پرور شعار
ہاں مگر کچھ سوچ اس آغاز کا انجام کار

تو نے اپنے نفس کی خاطر کیا ہے اختیار
کیوں لپکتے ہیں تیری جانب جہنم کے شرار

یاد رکھ بدعت کا ان گمراہیوں پر ہے مدار
جن کو جز آتش نہیں ملتی کہیں جائے قرار

سجدے غیر اللہ کو کرتا ہے بے خوف و خطر
کیا نہیں ظالم تیری ارشاد باری پر نظر

قبر کو شاید سمجھتا ہے تو معبود بشر
اِنَّ مَنْ يُّشْرِكْ بِرَبِّ النَّاسِ مَاوَاهُ السَّقَر ؎

تیری یہ حرکت سراسر کفر کی تقلید ہے
کیا نہیں ہاتھوں میں تیرے دامن توحید ہے

ہو رہی ہے پیکر محسوس کی خوگر نظر
ہو رہا ہے دل تیرا حرص و ہوا کا مستقر

جھک رہا ہے غیر کے در پر ترا ناپاک سر
تیری پیشانی میں روح اہرمن ہے جلوہ گر

کیا عجب اسلام کو تجھ سے اگر آتی ہے عار
تیرے مکر و دجل سے انسانیت ہے بیقرار

الاماں قبروں کی پوجا پاٹ کرنے کا مآل
جذبۂ توحید ہوتا جا رہا ہے پائمال

ملت بیضا کی موت و زندگی کا ہے سوال
تقویت پاتا ہے اس سے بت پرستی کا خیال

تیری بزم عرس میں سرگرم روح آذری
تو اگر مسلم ہے پھر کیسی یہ شان کافری

تیری دریوزہ گری سے پارسائی ہے بعید
ایک کے در پر جو تجھ سے جبہ سائی ہے بعید

کفر کی ظلمت سے نور مصطفائی ہے بعید
سن لے او کج رو کہ منزل تک رسائی ہے بعید

من نگویم گر نگیری دامن انصاف را
چشم وا کن باز بنگر مسلک اسلاف را

خود جو خوابیدہ ہیں ان سے رہنمائی ہے بعید
بندۂ لاچار و بیکس سے خدائی ہے بعید

یعنی ایک محکوم سے کشور کشائی ہے بعید
ہاں مزاروں سے تیری مشکل کشائی ہے بعید

؎ ترجمہ: جو حق تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرائے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔ آیت کی طرف اشارہ ہے۔

قل ہو اللہ احد کا رمز کیا سمجھا ہے تو
جب خدا کے خاص بندوں کو خدا سمجھا ہے تو

دیکھ ملت پھر تجھے دیتی ہے یہ حق کا پیام
دور سے کر چھوٹے پیروں اور فقیروں کو سلام

چھوڑ دی ہاتھوں سے اپنے شرک و بدعت کی زمام
بن سکو تو بن رسول اللہ کا ادنیٰ غلام

تو مسلماں ہے اگر شان مسلمانی بھی سیکھ
اور مسلماں بن کے آئین جہاں بانی بھی سیکھ

ماخوذ از رسالہ الفرقان بریلی (یوپی)، بابت ماہ صفر و ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ صفحہ ۱۹۱

المشتہر: سچے مسلمانوں کا مخلص خادم۔ ملک عبدالحکیم جہان آبادی سنی حنفی مذہب قادری چشتی مشرب عفی عنہ



ایصال ثواب

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ شمشیر حقانی برگردن رضاخانی

ایک ہزار کی تعداد میں برائے ایصال ثواب جنابہ مومن بی بی مرحومہ مغفورہ بنت جناب محمد اسحاق بھام جی صاحب مرحوم مغفور طبع کرایا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور رسالہ مذکورہ بالا مرحومہ کے لئے دائمی صدقہ جاریہ رہے۔

آمین ثم آمین

کتبہ احقر الزماں

محمد عبدالرؤف خاں

غفرلہٗ ولوالدیہ جگن پوری

اعلان

رسالہ شمشیر حقانی بر گردن رضاخانی

مفت بلا قیمت ملتا ہے

محصولڈاک کیلئے ۱ہ۲ کا ٹکٹ آنے پر بذریعہ رجسٹری روانہ کیا جائیگا

صاحبان فرمایش ٹکٹ ہی روانہ فرمائیں ہنی آرڈر ہرگز نہ کریں ورنہ واپس کیا جائیگا۔ اور اپنا پتہ صاف

خوشخط انگریزی میں تحریر فرمائیں

امور دریافت طلب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیئے

ورنہ جواب سے معذور سمجھیں

کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے

اے۔ ایم۔ اسحاق بھام جی

گلی نمبر (۲۵) مکان نمبر (۱۷)

رنگون